الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عام آدمی کے درجے سے نکل کر تاریخ ساز شخصیت بننے اور دین وسنیت کی اشاعت کرنے کے فارمولوں پر مشتمل انوکھی تحریر بنام:

تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆...پہلا باب: تاریخ ساز شخصیت بننے کے 6 فارمولے

☆...دوسرا باب: تاریخ ساز ۱۷ شخصیات

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ نعمانیہ آگرہ

کتاب کانام	:	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
مصنف	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کمپوزنگ	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
صفحات	:	135
ناشر	:	مکتبہ دار السنہ دہلی
پتہ	:	فیضانِ مدینہ، نگلہ میواتی، تاج نگری ۲، تاج گنج، آگرہ
		پن کوڈ:282001
رابطہ نمبر	:	+918808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس میل ایڈی پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب: **ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

فہرست

امت محمدیہ کے سوالات
اور ان کے قرآنی جوابات
حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :
امت محمدیہ سے کم سوال کسی امت نے نہ کیے، کہ امت محمدیہ
نے صرف 14 سوال کیے
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری
مدنی فتحپوری

مصنف کا تعارف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یو پی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸٦ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئ چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰٦ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ

خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایاں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک (حصہ اول)
2☆...ما فعل اللہ بک (حصہ دوم)
3☆...ما فعل اللہ بک (حصہ سوم)
4☆...میری سنت میری امت
5☆... کیا حال ہے؟
6☆... موت کے وقت
7☆... عقائد کی حکمتیں
8☆... پانچ نمازوں کی حکمت
9☆... قرآنی سورتوں کے مضامین
10☆... سب سے پہلے سب سے آخر
11☆... جانشینِ انبیاء کا مختصر تعارف
12☆... قصور کس کا؟
13☆... نصاب مسائلِ نماز
14☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل

15☆... خطباتِ مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم
16☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم
17☆... تدریس کے ۲۶ طریقے
18☆... رفیق التدریس
19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
20☆... فیضانِ قرآن کورس
21☆... فیضانِ شریعت کورس
22☆... آسان فرض علوم
23☆... آسان خطباتِ محرم
24☆... تنظیمی نصاب
25☆... اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا
26☆... آسان حنفی نماز (ہندی)
27☆... عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیوں اور کیسے؟
28☆... محمد اور احمد کے اسرار
29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟
30☆... ایک سے دس تک
31☆... نکتے ہی نکتے
32☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات
33☆... کامیابی کے دس اصول
34☆... درسِ تصوف
35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟
36☆... درود کی حکمتیں
37☆... چاند کی گواہی

مصنف کی درسی کتب

1☆... شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح
2☆... شَفِیْقِیَّه شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّه
3☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول)
4☆... نُوْرُ الْمُغِیْث شرح تَیْسِیْر مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث
5☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم)
6☆... القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر
7☆... شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِیْضَاح
8☆... عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِی الْآثَار
9☆... عِنَایَةُ الْحِکْمَت لِحَلِّ بِدَایَةُ الْحِکْمَت
10☆... خَلِیْلِیَّه شرح مُنَاظَرَةُ رَشِیْدِیَّه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

مصنف کے بارے میں

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ قلم و دوات جس کے گھر داخل ہو جائیں اس کے بیوی بچے مشقت میں پڑ جاتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۷، ص۲۸۶)

پہلا باب

تاریخ ساز شخصیت بننے کے 6 فارمولے

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟
☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات
☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں
☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ
☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ
☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟
☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ
☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ
☆... ادارے قائم کرنے کے ۷ فامولے
☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ
☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ
☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں
☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ
☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے
☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ
☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

درود شریف کی فضیلت

ایک شخص نے خواب میں ایک خوفناک شکل دیکھی، گھبرا کر پوچھا: تُو کون ہے؟"تو اُس نے جواب دیا:"میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔"پوچھا:"تجھ سے نَجات کی کیا صورت ہے؟ "تو اس نے جواب دیا:"دُرودِ پاک کی کثرت۔(اَلْقَولُ الْبَدِیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ...الخ، ص ۲۵۵)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
تِرے مَحْبُوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شخصیت کسے کہتے ہیں؟

شخصیت (Personality) کی ایک جامع تعریف کرنا بہت مشکل ہے۔ سادہ الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی انسان کی شخصیت اس کی ظاہری و باطنی اور اکتسابی و غیر اکتسابی خصوصیات (Personality Attributes) کا مجموعہ ہے۔ مثلاً: اگر کوئی کسی سے پوچھے کہ تمہارے دوست کی شخصیت کیسی ہے؟ تو اگر مثبت جواب دینا ہو تو شاید وہ یہ کہے: کہ اس کی چند صفات یہ ہیں: کہ وہ محنتی، وقت کا پابند، ذہین اور مخلص ہے۔ اور اگر منفی جواب دینا ہو تو اس کے

کاہل، لاپرواہ اور غیر ذمے دار ہونا بیان کیا جا سکتا ہے۔یعنی شخصیت دو طرح کی ہوتی ہے ایک اچھے اوصاف والی جیسے حافظ،عالم و مفتی اور دوسری برے اوصاف والی جیسے چور ڈاکو وغیرہ دیگر جرائم پیشہ افراد۔

شخصیت فرد کے ذہنی، جسمانی، شخصی، برتاؤ، رویوں، اوصاف اور کردار کے مجموعہ کا نام ہے۔ باالفاظ دیگر اگر سہل انداز میں شخصیت کی تعریف کی جائے تو یہ انسان کے ظاہری و باطنی صفات ، نظریات اخلاقی اقدار، افعال، احساسات اور جذبات سے منسوب ہے۔ ظاہری حسن وجمال وقتی طور پر کسی کی توجہ تو مبذول کر سکتا ہے لیکن کردار کا دائمی حسن ہی انسان کو زندہ جاوید بناتا ہے۔ تعمیر کردار میں فکر و نظریات کا کلیدی رول ہوتا ہے۔ اس لیے شخصیت کا عموماً دار و مدار کسی کے ظاہر سے نہیں بلکہ اس کے باطن سے ہوتا ہے، جو اس کی حقیقی فطرت اور اس کی طرز زندگی اور سوچ پر محمول ہوتا ہے۔

تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

اور تاریخ ساز شخصیت ہونے کے لئے اس میں بہت سی خصوصیات مستقل طور پر ہونا ضروری ہے،اورانسان کی یہ خصوصیات بنیادی طور پر دو قسم کی ہیں:

(۱)۔۔۔ایک تو وہ ہیں جو اسے براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ یہ غیر اکتسابی یاقدرتی صفات کہلاتی ہیں۔

(۲)۔۔۔ دوسری وہ خصوصیات ہیں جنہیں انسان اپنے اندر یا تو خود پیدا کر سکتا ہے یا پھر اپنی قدرتی صفات میں کچھ تبدیلیاں پیدا کرکے انہیں حاصل کر سکتا ہے یا پھر یہ اس کے ماحول کی پیداوار ہوتی ہیں۔یہ اکتسابی صفات کہلاتی ہیں۔

قدرتی صفات میں ہمارا رنگ، نسل، شکل و صورت، جسمانی ساخت، ذہنی صلاحیتیں وغیرہ شامل ہیں۔ اکتسابی صفات میں انسان کی علمی سطح، اس کا پیشہ، اس کی فکر وغیرہ شامل ہیں۔

شخصیت کی تعمیر ایسے کریں

شخصیت کی تعمیر ان دونوں طرز کی صفات کو مناسب حد تک ترقی دینے کا نام ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی شخصیت کو دلکش بنانے کے لئے اپنی قدرتی صفات کو ترقی دے کر ایک مناسب سطح پر لے آئے اور اکتسابی صفات کی تعمیر کا عمل بھی جاری رکھے۔ شخصیت کے باب میں ہمارے نزدیک سب سے اعلیٰ و ارفع اور آئیڈیل ترین شخصیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہے۔ اعلیٰ ترین صفات کا اس قدر حسین امتزاج ہمیں کسی اور شخصیت میں نظر نہیں آتا۔ آپ بحیثیت ایک انسان اتنی غیر معمولی شخصیت رکھتے ہیں، کہ آپ کی عظمت کا اعتراف آپ کے مخالفین نے بھی کیا۔ دور جدید کے متعصب مغربی مفکرین نے بھی آپ کی شخصیت اور کردار کی عظمت کو کھلے لفظوں میں بیان کیا ہے۔

تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

پیارے اساتذۂ کرام! تاریخ ساز شخصیت بننے کے لئے ہمیں اپنے عادات واطوار، کردار و گفتار، خیالات وافکار میں نمایاں تبدیلی لانے کے ساتھ ساتھ درج ذیل خوبیاں بھی پیدا کرنی ہوں گی کیونکہ ان خوبیوں کے بغیر تاریخ ساز شخصیت بننا انتہائی مشکل ہے وہ خوبیاں یہ ہیں:

(۱)ذہانت، (۲) قوت برداشت، (۳)ذہنی پختگی، (۴)صبر و شکر، (۵)اعلی علمی سطح، (۶) تنظیم سازی، (۷)خود انحصاری، (۸)طرز فکر اور مکتب فکر، (۹)فطری رجحان، (۱۰) قائدانہ صلاحیتیں، (۱۱) تخلیقی صلاحیتیں، (۱۲) قوم و ملت کا درد، (۱۳)اچھی عادات، (۱۴)احساس ذمہ

داری،(۱۵) قانون کی پاسداری،(۱۶) قوت ارادی اور خود اعتمادی،(۱۷) ظاہری شکل وشباہت اور جسمانی صحت،(۱۸) شجاعت وبہادری،(۱۹) چستی،(۲۰) انصاف پسندی،(۲۱) ایثار،(۲۲) کامیابی کی لگن،(۲۳) احساس برتری ، (۲۴) سخاوت، (۲۵) خوش اخلاقی،(۲۶) قناعت،(۲۷) معاملہ فہمی،(۲۸) فنی اور پیشہ ورانہ مہارت، (۲۹) جوش و ولولہ،(۳۰) ابلاغ و افشاں (یعنی پہونچانے و پھیلانے) کی صلاحیتیں، (۳۱) اپنے ارد گرد کی چیزوں کے بارے میں مثبت رویہ،(۳۲) غصے و خطرات، مایوسی و تشویش کی صورت میں بردبارانہ رویہ،(۳۳) دوسروں کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا خیال،(۳۴) اپنے جذبات واحساسات کابطریقِ احسن برمحل اظہار وغیرہ وغیرہ۔

نیز تاریخ ساز شخصیت میں درج ذیل چیزیں نہیں ہوتی ہیں لہذا ان سے خود کو بچانا بھی ضروری ہے:

(۱) مذکورہ بالا خوبیوں کی ضد کا نہ ہونا، (۲) انتہا پسندی،(۳) بخل،(۴) لالچ،(۵) جنسی جذبہ،(۶) غصہ،(۷) مایوسی،(۸) خود غرضی،(۹) مفاد پرستی،(۱۰) منشیات کا عادی وغیرہ وغیرہ۔

تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

پیارے اساتذۂ کرام!دنیا میں شخصیتیں ایک نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں گزر چکیں،لاکھوں کروڑوں موجود ہیں اور لاکھوں کروڑوں آئندہ آئیں گی مگر تاریخ ساز شخصیتیں نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہیں، آپ صرف شخصیت نہیں بلکہ تاریخ ساز شخصیت بنیں،اور اس کا پہلا فارمولہ یہ ہے کہ آپ اپنے اندر تاریخ ساز شخصیت کے اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کریں،اپنے علاقے میں ۱۲ دینی کاموں،جامعات المدینہ،مدارس المدینہ،دار المدینہ،فیضانِ مدینہ قائم کرکے ایک تاریخ رقم کردیں،ہر طرف دینی اداروں کا جال بچھادیں،دینی کاموں کی دھوم دھام مچادیں،اور ان کارہائے نمایاں کو انجام دینے کے لئے آپ کو زیادہ کوشش نہیں کرنی بلکہ معمولی سی کوشش سے یہ سب کچھ ممکن ہے۔اگر آپ کہیں کہ وہ کیسے ؟تو میں کہوں گا کہ ان کارہائے نمایاں کو انجام دینے کے لئے سب سے بنیادی چیز آپ کو افرادی قوت اور مالی قوت درکار ہوگی اور مالی قوت بغیر افرادی قوت کے حاصل نہیں ہوتی جبکہ افرادی قوت کے حصول سے مالی قوت کا حصول بحسنِ خوبی ہو جاتا ہے اور اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ شکر ہے کہ افرادی قوت کے لئے آپ کے علاقے کے مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی ایک کافی بڑی تعداد موجود ہے ،بس ان کا ذراسا ذہن بنانا ہے،دین کا درد پیدا کرنا ہے،بس سمجھو کام ہو گیا۔لہٰذا اپنے اندر امت کی اصلاح کا جذبہ پیدا کرکے اس مدنی فوج کی رہنمائی کرتے ہوئے ان سے دینی کام لینے کی ترکیب کیجئے، آپ کی ترغیب کے لئے امت کی اصلاح کے جذبے کے دو سچے تاریخ ساز واقعات پیشِ خدمت ہیں:

مسجد کو بھر دیا

(۱)۔۔۔اسرائیل عطاری (ساکن قصبہ للولی ضلع فتحپور یوپی ہند)جن کی عمر تقریباً ۲۲ سال تھی ۲۰۰۰ء میں نئے نئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک ہوئے،با اخلاق،با کردار، تہجد گزار ہونے کے ساتھ ساتھ ۱۲ دینی کاموں کے دلدادہ تھے،سگِ مدینہ نے خود دیکھاہے کہ ان کی انفرادی کوشش سے ان کے محلے کی مسجد پانچوں نمازوں میں ایسی بھری رہتی تھی جیسے ہمارے اور آپ کے یہاں جمعہ میں بھری رہتی ہے،اور یہ کوئی مفتی وعالم نہیں تھے بلکہ دعوتِ اسلامی سے وابستگی سے پہلے ماڈرن نوجوان تھے۔اور ۲۰۰۴ء میں گردے فیل ہونے کے سبب کلمۂ طیبہ پڑھتے ہوئے انتقال فرما گئے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن (ہم اللہ کے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے)اور سگِ عطار کو انہیں کی کوششوں سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی نصیب ہوئی۔ الحمد للہ علی احسانہ

صدائے مدینہ کی دھوم

(۲)۔۔۔حافظ ارشاد عطاری(ساکن کوٹہ راجستھان)ہمارے علاقے قصبہ للولی ضلع فتحپور کے دارالعلوم گلشنِ معصوم میں درسِ نظامی کرنے کے لئے سنہ ۲۰۰۹ءمیں آئے،ان کے اندر تعلیم کے ساتھ ساتھ ۱۲ دینی کام کرنے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا،سگِ عطار خود اس بات کا چشمدید گواہ ہے کہ صدائے مدینہ میں ان کے ساتھ ۷۰،۶۰ اسلامی بھائی ہوتے تھے،ان سب کے ساتھ روزانہ ایک مسجد میں نمازِ فجر ادا کرتے اور تفسیر کا حلقہ لگاتے،اس

علاقے میں ان کا قیام تقریباً ٦ ماہ رہا، اور ان ٦ ماہ میں دینی کاموں کی ایسی دھوم مچائی کہ وہاں کے لوگ ۱۴ سال گزرنے کے بعد بھی یاد کرتے ہیں۔

اللہ اکبر! پیارے اساتذۂ کرام! ایسے ہوتے ہیں تاریخ ساز شخصیات، کہ جہاں سے گزرتے ہیں اپنے نقوش ثبت کر جاتے ہیں، کتنوں کی اصلاح کا باعث بنتے ہیں، ایمان کی حفاظت کا سبب بنتے ہیں اور انقلابی کام سر انجام دے کر ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید ہو جاتے ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی تاریخ ساز شخصیت بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم
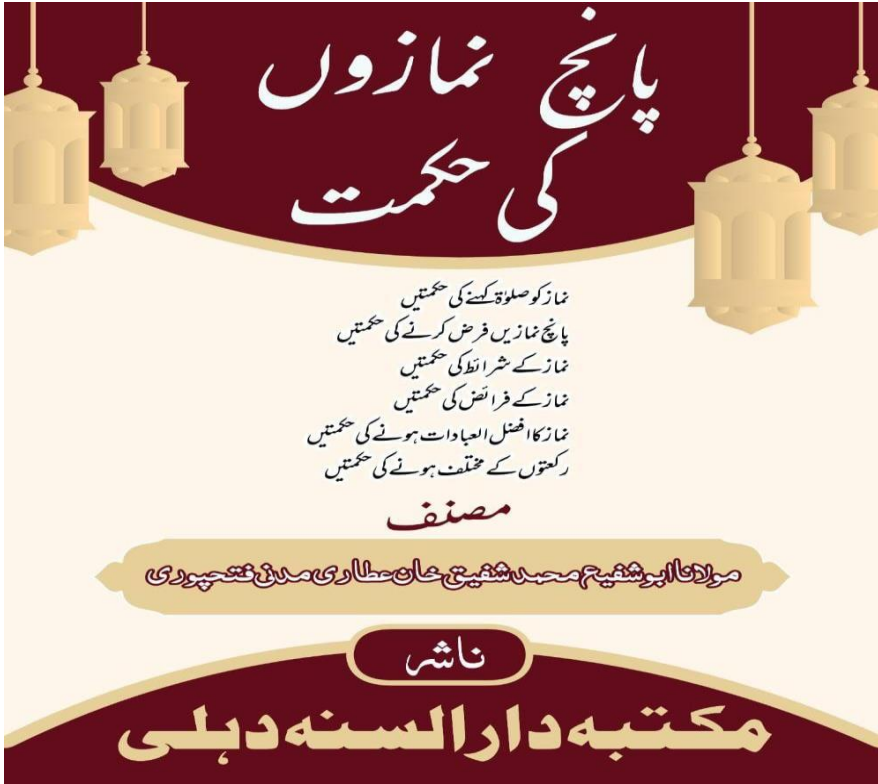
تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ

تاریخ ساز شخصیت بننے کے لئے دوسرا فارمولہ یہ ہے کہ کم وقت میں زیادہ کام کرنا مثلاً:
آج سے تقریبا ۱۴۰۰ سال پہلے جب اس مادرِ گیتی میں ہر طرف کفر و ضَلالت، جَہالت و سَفاہت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ اچانک فاران کی چوٹی سے رُشد و ہدایت کا ماہتاب چمکا جس کے انوار سے اَکوانِ عالم منوّر ہوگئے۔ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ۲۳ سال کے قلیل عرصے میں بنی نَوع انسان کو ترقی کی اس معراج پر پہنچادیا کہ دنیا کی تاریخ اِس کی مثال پیش کرنے سے عاجِز ہے۔ اور ان ۲۳ سالوں میں ۱۳ سال مکی زندگی کے ایسے گزریں ہیں جن میں آزمائشوں، مصیبتوں، ظلم و ستم کی آندھیوں، کفار کی مخالفتوں کا سامنا تھا اور اس عرصے میں گنتی کے ،وہ بھی مکہ اور اس کے آس پاس کے لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ اصل ترقی ۱۰ سالہ مدنی زندگی میں ملی، پس دس سال کے قلیل عرصے میں اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پہنچ گئی۔

دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

ڈاکٹر اقبال کا مغربی فلسفی استاد اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ میں اس بات کو لے کر کافی فکر مند تھا کہ مسلمانوں کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے ۲۳ سال کے قلیل عرصے میں پوری دنیا کے لوگوں تک اسلام کا پیغام کیسے پہنچادیا؟ اس کے اسباب پر غور کرتا رہا بالآخر ایک سبب نمایاں طور پر ابھر کر سامنے آیا اور وہ یہ کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں میں سے ہر ایک کو تبلیغ کا حق دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی تبلیغ صرف محمد ﷺ ہی نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے دامن سے وابستہ ہونے والا ہر شخص کرتا تھا، اور جس کام کو کرنے والے زیادہ ہوتے ہیں وہ جلد اور

زیادہ ہوتا ہے جبکہ دیگر مذاہب میں یہ بات نہیں بلکہ ان کے چند مخصوص افراد ہی تبلیغ کرتے ہیں۔

پیارے اساتذۂ کرام! اگر واقعی ہم تاریخ ساز شخصیت بننا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے مشن میں کارکنان کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کرنا ہوگا، اور اس کے لئے پہلے فارمولے میں بتایا گیا کہ مبلغینِ دعوتِ اسلامی کافی ہیں، لہٰذا ان کو پیار و محبت دے کر، امیرِ اہلسنت کے مقصد اور اس مقصد کے حصول کے لئے پیش کی جانے والی امیرِ اہلسنت کی قربانیوں کو بیان کرکے ان کو آمادہ کریں، یقین جانئے ہر مبلغ اسلامی بھائی آپ کے اس کام میں آپ کا ہم نوا و ہم پیالہ بنتا ہوا دکھائی دے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

کم وقت میں زیادہ کام کرنے والے تاریخ ساز اسلامی شخصیات ایک نہیں بلکہ کئی ہیں جیسے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کہ آپ نے صرف ۲۹ ماہ کے عرصے میں دنیا کے ایک بڑے حصے میں خوشحالی کا ایسا اِسلامی اِنقلاب برپا کیا جس کی مثال صَدیاں گزر جانے کے بعد بھی نہیں ملتی، آپ نے عَہدِ خُلفائے راشِدین کی یاد تازہ کر دی۔ آپ کو عمرِ ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو اتنا غنی کر دیا تھا کہ کوئی مستحقِ زکوۃ نہیں ملتا تھا۔

(الثقات لابن حبان، ج۲، ص ۳۵۴، مرقاۃ المفاتیح، ج۹، ص، تحت الحدیث:۵۳۷۵)

مزید تاریخ ساز شخصیات کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ یہ ہے کہ امت کو اس وقت جس چیز کی ضرورت ہو اس کا قیام کرنا مثلاً: آج کے دور میں دنیوی تعلیم کا لوگوں میں بڑا ذوق و شوق ہے ہر کوئی اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے خاطر خواہ رقم خرچ کر کے اچھے سے اچھے اور بڑے سے بڑے اسکول، کالج و ینیورسٹی میں داخلہ کرواتے ہیں لیکن اس کا منفی (یعنی برا) اثر یہ ہوا کہ طلبہ و طالبات کے اندر فیشن پرستی، آزادانہ مزاج، لڑکا و لڑکی کا اختلاط، دین سے دوری، غیر مسلموں کی دوستی اور برادری و مذہب سے قطعِ نظر ہو کر اپنی پسند کی شادی کا رجحان بڑھتا ہی جا رہا ہے، اور ۲۰۲۳ء میں مسلم لڑکیوں کا غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ بھاگ جانے کا ایک طوفان امنڈ آیا، دیکھتے دیکھتے جس کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی۔

اب ایسے حالات میں امت کو ایسے ادارے دینے کی ضرورت ہے جس میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی انتظام ہو، ان کے ایمان و عقیدے کی تحفظ کا سامان ہو، اور یہ بات لکھتے ہوئے مجھے بڑا فخر محسوس ہو رہا ہے اور سگِ عطار عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کو خراجِ عقیدت و تحسین پیش کرتا ہے کہ ایسے حالات و معاملات میں امت کو دار المدینہ انگلش میڈیم اسکول، کالج و ینیورسٹی کا تحفہ دیا۔

اب آپ اپنے علاقے میں نظر کریں کہ اس وقت وہاں کے مسلمانوں کو کس چیز کی ضرورت ہے؟ اگر جامعۃ المدینہ للبنین کی ضرورت ہو تو اس کا قیام کریں، للبنات کی حاجت ہو تو اس کا قیام کریں، مدرسۃ المدینہ کی حاجت ہو تو اس کا قیام کریں، دار المدینہ کی ضرورت ہو تو اس کا قیام کریں، یعنی اِس وقت جس شعبے اور جس ادارے کی ضرورت ہو اس قائم کریں۔

اور یقین کریں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک "دعوتِ اسلامی" نے ہمیں ایسے ایسے شعبے جات کے تحفے پیش کر چکی ہے کہ اگر ہم ان تمام شعبہ جات کو اپنے شہر، اپنے اسٹیٹ، اپنے ملک بلکہ پوری دنیا میں نافذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والے مسلمان کا ایمان ضائع نہیں ہو سکتا بلکہ ایمان و عقیدے میں مضبوطی کے ساتھ ساتھ باعمل، باکردار اور سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن سکتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہعَزَّوَجَلَّ! اس وقت دعوتِ اسلامی ۹۲ سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت کر رہی ہے مثلاً مساجد کی تعمیرات کے لیے **خُدّامُ المساجِد**، حفظ و ناظرہ کی تعلیم کے لیے **مدرَسۃ المدینہ**، بالِغان کی تعلیمِ قرآن کے لیے **مدرَسۃُ المدینہ برائے بالِغان**، دینی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ مروّجہ تعلیم کے لیے **دارالمدینہ**، شرعی رہنمائی کے لیے **دارُ الاِفتاء اہلسنّت**، علماء کی تیّاری کے لیے **جامعۃُ المدینہ**، تربیتِ اِفتاء کے لیے **تخصص فی الفقہ** اور اُمّت کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لیے **مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ**، تحریراً پیغامِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو عام کرنے اور اِصلاحی کُتُب کی فراہمی کے لیے **مجلس المدینۃ العلمیہ**، سُنّی مصنّفین کی تصانیف و تالیفات کو شرعی اَغلاط سے محفوظ رکھنے کے لیے **مجلسِ تفتیشِ کتب و رَسائل**، روحانی علاج اور دُنیا بھر سے آنے والے ماہانہ ہزاروں مکتوبات و میلز(Mails) کے جوابات کے لیے **مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ**، مدنی پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے **مَدَنی چینل**، اسلامی بہنوں کے لیے ان کے **ہفتہ وار اجتماعات** و دیگر مَدَنی کام، مسلمانوں میں عمل کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے سُوالات کی صورت میں **مَدَنی انعامات** اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی

کوشش کے لیے دُنیا کے کئی ممالک میں **مَدَنی قافلوں** اور **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات** کا مَدَنی جال بچھایا جاچُکا ہے۔ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ، گونگے بہرے، نابینا اِسلامی بھائیوں اور جیلوں میں قیدیوں کی اِصلاح کے لیے بھی مجالس قائم کی جاچکی ہیں۔

ایک فرضی خاکہ

اس حوالے سے ایک فرضی خاکہ ملاحظہ فرمائیں:

آپ کے علاقے یا شہر میں دس محلے ہیں جن میں مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے، اب ایسے شہر میں کم از کم ایک جامعۃ المدینہ للبنین رہائشی، ایک جامعۃ المدینہ للبنات غیر رہائشی، ایک مدرسۃ المدینہ رہائشی (حفظِ قرآن) اور ایک دار المدینہ انگلش میڈیم اسکول (آٹھویں کلاس تک) ہونا چاہیئے۔

(۱)۔۔۔جامعۃ المدینہ للبنین رہائشی: 200 گز زمین کی قیمت: پچاس لاکھ روپے + تعمیرات کا خرچ: پچاس لاکھ روپے۔ کل خرچہ: ایک کروڑ روپے۔

(۲)۔۔۔جامعۃ المدینہ للبنات غیر رہائشی: 200 گز زمین کی قیمت: پچاس لاکھ روپے + تعمیرات کا خرچ: پچاس لاکھ روپے۔ کل خرچہ: ایک کروڑ روپے۔

(۳)۔۔۔مدرسۃ المدینہ رہائشی (حفظِ قرآن): 200 گز زمین کی قیمت: پچاس لاکھ روپے + تعمیرات کا خرچ: پچاس لاکھ روپے۔ کل خرچہ: ایک کروڑ روپے۔

(۴)۔۔۔دار المدینہ انگلش میڈیم اسکول (آٹھویں کلاس تک): 500 گز زمین کی قیمت: ایک کرور روپے + تعمیرات کا خرچ: ایک کروڑ روپے۔ کل خرچہ: دو کروڑ روپے۔

ادارے قائم کرنے کے 7 فارمولے

ان چار اداروں کا کل اخراجات مع زمین و تعمیرات:پانچ کروڑ ہوا۔ان پانچ کروڑ روپئے کو جمع کرنا بہت مشکل نظر آرہاہے لیکن آپ کی بارگاہ میں پانچ کروڑروپئے جمع کرنے کے سات آسان فارمولے پیشِ خدمت ہیں جن کی بدولت آپ باآسانی کم وقت میں بغیر بڑی بڑی مالدار شخصیات کو چھیڑے جمع کرسکتے ہیں:

فارمولہ نمبر 1: آپ ایک ایک ہزار روپئے ،پچاس ہزار لوگوں سے لے لیجئے،پانچ کروڑ جمع ہوگئے۔

فارمولہ نمبر 2: آپ پانچ پانچ ہزار روپئے،دس ہزار لوگوں سے لے لیجئے،پانچ کروڑ جمع ہوگئے۔

فارمولہ نمبر 3: آپ دس دس ہزار روپئے،پانچ ہزار لوگوں سے لے لیجئے،پانچ کروڑ جمع ہوگئے۔

ان تینوں فارمولوں میں آسانی کے لئے چار مقام پر نیز سو اسلامی بھائیوں پر بھی تقسیم کرسکتے ہیں،اس طرح کام آسان ہو جائے گا۔

فارمولہ نمبر 4: آپ نے شہر میں چار مقام پر ادارے قائم کرنے ہیں اور چاروں اداروں کی زمین گیارہ سو گز ہے،لہذا گیارہ سو گز کو چار مقامات میں تقسیم کر دیجئے،اب ہر مقام والوں کے حصے میں (۲۷۵) گز زمین آئی،پس ہر مقام کے ۲۷۵ لوگوں سے ایک ایک گز زمین کی قیمت لے لیجئے،اور جب زمین ہو جاتی ہے اور دھیرے دھیرے تعمیرات کا کام بھی مکمل ہو ہی جاتا ہے۔اب اس میں کچھ رعایت بھی رکھ سکتے ہیں جو یکمشت ایک گز کی قیمت نہیں دے سکتا

لیکن تھوڑا تھوڑا کر کے دے سکتا ہے تو اس سے دو قسط یا تین قسط یا چار قسط یا پانچ قسط میں بھی لے لیں۔

فارمولہ نمبر 5: پانچویں فارمولے کی مدد سے ۵۰۰ دن یعنی ساڑھے سولہ مہینے میں آپ پانچ کروڑ روپۓ جمع کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور وہ اس طرح کہ آپ کے شہر میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی تعداد تقریباً ۱۰۰ ہے، اگر ان اسلامی بھائیوں میں سے ہر ایک، ۵۰۰ دن یعنی ساڑھے سولہ مہینے تک روزانہ ایک شخص سے ملاقات کر کے صرف ایک ایک ہزار لے لے، تو ہر اسلامی بھائی ۵۰۰ دن یعنی ساڑھے سولہ مہینے میں (پانچ لاکھ روپۓ) جمع کرنے میں کامیاب ہو جائے گا، اسی طرح سو اسلامی بھائیوں نے کیا تو ۵۰۰ دن یعنی ساڑھے سولہ مہینے میں (پانچ کروڑ روپۓ) جمع ہو گئے۔

فارمولہ نمبر 6: چھٹا فارمولہ ایسا کرشماتی فارمولہ ہے کہ صرف دو مہینے میں چاروں ادارے قائم ہو جائیں گے، اور وہ اس طرح کہ آپ کے شہر میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی تعداد تقریباً ۱۰۰ ہے اور چاروں اداروں کی کل زمین (۱۱۰۰) گز ہے، پس ہر اسلامی بھائی کے حصے میں ۱۱ گز زمین آئی، اور اس ۱۱ گز کی ترکیب کے لئے میرے خیال سے ایک ماہ یعنی ۳۰ دن کافی ہیں، پس ایک مہینے میں زمین کی ترکیب بن جائے گی اور اگلے ایک مہینے میں تعمیرات کی، اس طرح صرف دو مہینے میں چاروں ادارے تیار۔

فارمولہ نمبر 7: ساتواں فارمولہ تو چھٹے فارمولے سے بھی زیادہ کرشماتی ہے کہ اس کی برکت سے صرف چار دن میں ایک ادارہ قائم ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک ساتھ سارے ادارے قائم نہ کریں بلکہ ایک ایک ادارہ قائم کریں مثلاً: سو اسلامی بھائی ایک ادارے کی ۲۰۰

گز زمین کی کوشش کریں، پس ہر ایک کے حصے میں دو گز زمین آئی، دو گز، دو دن میں کر لے، اور آئندہ دو دن میں اس کے تعمیری اخراجات کی ترکیب کر لے، یوں چار دن میں ایک ادارہ اور سولہ دن میں چاروں۔

بقیعِ مُبارَک میں دو گز زمیں دو
خُدارا کرم تاجدارِ مدینہ
مدینے میں شہا عطّارؔ کو دو گز زمیں دیدے
وَہیں ہو دَفن یہ تیرا ثنا خواں یارسولَ اللہ

تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

پیارے اساتذۂ کرام! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ۲۰۲۳ء میں لاکھوں مسلم لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ چلی گئیں، ایسے نہ گفتہ بہ حالات میں اسلامی بہنوں میں کام کرنے کی بہت سخت حاجت وضرورت ہے کہ اگر آج ہم نے ان تک دین وایمان سے محبت والفت اور کفر وضلالت سے نفرت وبیزاری کا درس کا نہ پہنچایا تو آئندہ چند سالوں میں نتائج کافی حیرت انگیز ہونے والے ہیں، اگر ہم دس سال پہلے یہ پہل کر لیتے اور ہر مسلمان عورت تک دین کی محبت اور کفر سے نفرت کا درس پہنچادیتے تو یہ حالات نہ دیکھنے پڑتے۔

ہمارا حال زار

پیارے اساتذۂ کرام! اللہ پاک ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، یقیناً حالات کافی ناگفتہ بہ ہیں، معاشرے میں ایک برائی نہیں بلکہ ہزاروں برائیاں عام ہوچکی ہیں اوران سب برائیوں کا سبب علم دین سے دوری، فکر آخرت سے غفلت اور ایمان کی حفاظت کا ذہن نہ ہونا ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل اکثر مسلمانوں کی توجہ صرف اور صرف مروَّجہ عصری تعلیم کی طرف ہے، اسی کی ہر طرف پذیرائی ہے، بیٹی پڑھاؤ، بیٹی بچاؤ کے نعرے کے تحت ساری دولت وقوت اسی پر صرف کی جارہی ہے جبکہ مسلمانوں کا یہ نعرہ ہونا چاہیئے تھا کہ دین پڑھاؤ، بیٹی بچاؤ ، کہ بیٹی صرف پڑھانے سے نہیں بچتی بلکہ دین پڑھانے سے بچتی ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پَرِدَیس میں وہ آج غریبُ الغُربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کِسریٰ
خود آج وہ مہمان سَرائے فُقَرا ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فَرُوزاں
اب اس کی مجالس میں نہ بَتی نہ دِیا ہے
جس دین کی حُجت سے سب اَدیان تھے مغلوب
اب مُعترِض اس دین پہ ہر ہَر زہ سَرا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
فریاد ہے! اے کشتیٔ امّت کے نگہباں !
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک فِدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخرِ ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے
خود جاہ کے طالِب ہیں نہ عزّت کے ہیں خواہاں
پر فکر تِرے دین کی عزت کی سَدا ہے

لہذا اب ہمیں اپنے شہر کی ہر ایک عورت تک دین وسنیت کا پیغام، قرآن کا پیغام بہت جلد پہنچانا ہو گا کہ یہ حالات تارکِ قرآن ہونے کی وجہ سے آئے ہیں کہ:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر
درسِ قرآں گر ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ

آپ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ وہ کون سے فارمولے ہیں جن کی مدد سے ہم کم وقت میں ہر مسلمان عورت تک درسِ قرآن و ایمان پہچانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟ لہذا اس کے پیشِ نظر ایک کرشماتی فارمولہ پیشِ خدمت ہے جس کی مدد سے آپ صرف ایک ادارے کے ذریعے اپنے شہر کی تمام مسلمان عورتوں تک دین و ایمان کا درس پہنچا کر ان کے تحفظِ ایمان کا سامان کر سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر آپ کے شہر میں مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ ہے اور ان ایک لاکھ میں پچاس ہزار مرد اور پچاس ہزار عورتیں ہیں، نیز آپ نے اپنے شہر میں ایک جامعۃ المدینہ

للبنات(برائے عالمہ کورس) قائم کیا، جس میں دو سو اسلامی بہنیں تعلیم حاصل کر رہی ہیں، اب ان دو سو اسلامی بہنوں کو تین مہینے کے اندر اندر قرآنِ پاک درست مخارج کے ساتھ پڑھنا، ایمان و اسلام کی عظمت و محبت اور اس پر ثابت رہنے کی تلقین، کفر سے نفرت و بیزاری، نحوست و مذمت سکھا کر ان سے کہیں کہ اب آپ کو اپنے اپنے گھر میں دو گھنٹے کا مدرسۃ المدینہ لگا کر تین مہینے میں صرف ۲۰، اسلامی بہنوں کو یہی کچھ سکھانا ہے جو آپ کو سکھایا گیا ہے نیز اس دو گھنٹے پڑھانے کا آپ کو دو ہزار روپے بطورِ نذرانہ بھی دیا جائے گا۔ دو سو اسلامی بہنوں نے اگر اپنے اپنے گھروں میں ۲۰،۲۰ اسلامی بہنوں کو سکھانے میں کامیابی حاصل کر لی تو ہمارے علاقے میں دو سو مدرسے ہو گئے جن میں پڑھنے والی اسلامی بہنوں کی تعداد ۴،۰۰۰ ہو گئی۔

تین مہینے میں خود سیکھا اور اگلے تین مہینے میں چار ہزار کو سکھایا یوں چھ مہینے میں ۴۲،۰۰ اسلامی بہنیں اسلام و ایمان میں پختگی کے ساتھ ساتھ کفر و ضلالت سے نفرت کرنے اور اس سے بچنے کا ذہن رکھنے والی ہو گئیں، اب ساتویں مہینے میں ان ۴۲،۰۰، اسلامی بہنوں کو ترغیب و نذرانہ دے کر اپنے اپنے گھروں میں ۲۰،۲۰، اسلامی بہنوں کو پڑھانے کی ذمہ داری دیں، اگر یہ اس کام میں کامیاب ہو گئیں تو پڑھنے والی اسلامی بہنوں کی تعداد ۸۴،۰۰۰ ہو گی۔ جبکہ ہمارے فرضی خاکے کے مطابق ہمارے علاقے میں اسلامی بہنوں کی تعداد صرف ۵۰،۰۰۰ ہے۔

اگر اس انداز سے کام کیا جائے تو چھ مہینے کے قلیل وقت میں علاقے کی تمام اسلامی بہنوں تک اسلام و ایمان کا پیغام پہنچانے میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں نیز ہر اسلامی بہن قرآن پاک پڑھنے والی بھی بن جائے گی۔
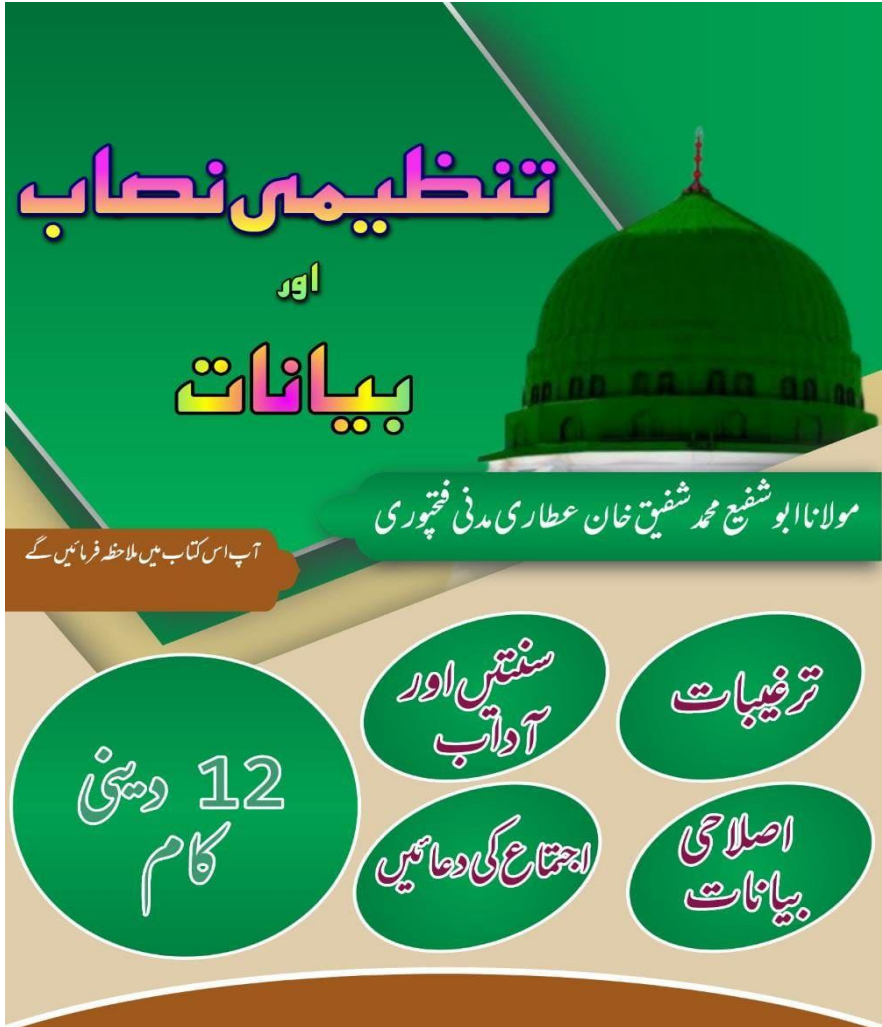
تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ

پیارے اساتذۂ کرام! تاریخ ساز شخصیت بننا گویا کہ اپنی ذات کو بلند و بالا کرنا ہے، لوگوں میں نمایاں حیثیت رکھنا ہے، اور بلند و بالا اور نمایاں ہونے اور تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کو بلند و بالا کریں کیونکہ جو دوسروں کو بلند کرتا ہے وہ خود بلند ہو جاتا ہے، اس ضمن میں ایک سبق آموز واقعہ ملاحظہ کریں چنانچہ:

دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

ایک استاد صاحب نے کلاس میں موجود جسمانی طور پر ایک مضبوط بچے کو بُلایا اُسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ اپنا ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھا اور بولے تگڑا ہو جا۔ پھر اُسے نیچے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا، یا یوں کہہ لیجئے کہ دبانا شروع کر دیا، وہ بچہ تگڑا تھا وہ اکڑ کر کھڑا رہا، استاد محترم نے اپنا پورا زور لگانا شروع کر دیا، وہ بچہ دبنے لگا اور بلآخر آہستہ آہستہ نیچے بیٹھتا چلا گیا۔ استاد محترم بھی اُسے دبانے کے لئے نیچے ہوتے چلے گئے، وہ لڑکا آخر میں تقریباً گر گیا اور اُس سے تھوڑا کم استاد محترم بھی زمین پر تھے، اُستاد صاحب نے اِس کے بعد اُسے اٹھایا اور کلاس سے مخاطب ہوئے: پیارے طلبائے کرام!" آپ نے دیکھا مجھے اِس بچے کو نیچے گرانے کے لئے کتنا زور لگانا پڑا؟ دوسرا یہ جیسے جیسے نیچے کی طرف جا رہا تھا، میں بھی اِس کے ساتھ ساتھ نیچے جا رہا تھا یہاں تک کہ ہم دونوں زمین کی سطح تک پہنچ گئے۔" استادِ محترم اُس کے بعد رکے لمبی سانس لی اور بولے: "یاد رکھئیے! ہم جب بھی زندگی میں کِسی شخص کو نیچے گرانے یا دبانے کی کوشش کرتے ہیں تو صرف ہمارا ہدف ہی نیچے نہیں جاتا بلکہ ہم بھی اُس کے ساتھ زمین کی سطح تک آجاتے ہیں۔ (مطلب انسانیت سے گر جاتے ہیں) جب کہ اِس

کے برعکس ہم جب کسی شخص کو نیچے سے اٹھاتے ہیں تو صرف وہ شخص اوپر نہیں آتا بلکہ اس کے ساتھ ہم بھی اوپر اٹھتے چلے جاتے ہیں ہمارادرجہ، ہمارامقام بھی بلند ہو جاتا ہے۔

اُستاد صاحب اِس کے بعد رکے اور بولے باکمال انسان کبھی کسی کو نیچے نہیں گراتا۔ وہ ہمیشہ گرے ہوئں کو اٹھاتا ہے۔ اوراُن کے ساتھ ساتھ خود بھی اوپر اٹھتا چلا جاتا ہے، وہ بلند ہو تا رہتا ہے۔

پیارے اساتذۂ کرام! اسی فارمولے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سگِ عطار عفی عنہ نے ''تدریس کے ۲۶ طریقے'' کی جلد سوم(یعنی اسی جلد) میں چودھواں باب بنام ''فیضان قرآن کورس'' اورپندرھواں باب بنام ''فیضان شریعت کورس'' کو شامل کیا ہے تاکہ ہم عوامِ اہلسنت کے دلوں کو علم کے نور وفیضان سے منور کرکے ان کو جہالت وبے راہروی کی گہرائیوں سے نکال کر علم و شعور اور صراطِ مستقیم کی اعلی منزلوں پر فائز کرسکیں اور جب ہم انہیں ان کورسز کے ذریعہ بلند بالا کریں گے تو ہم خود بخود بلند بالا ہو جائیں گے۔

لہذا آپ سب سے مدنی التجاہے کہ اپنے علاقے میں ۹۰ دن کاروزانہ ''فیضانِ قرآن کورس'' اور ہفتہ وار ''فیضانِ شریعت کورس'' کا آغاز فرمائیں ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکتیں آپ خود دیکھیں گے ۔ ان دونوں کورس کا جدول چودھویں اور پندرھویں باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ

پیارے اساتذۂ کرام! تاریخ ساز شخصیت بننا آسان نہیں ہے مگر ناممکن بھی نہیں ہے، اس راہ میں دشواریاں کافی آڑے آتی ہیں مگر جو ان دشواریوں کی پرواہ کئے بغیر اپنے مقصد میں لگا رہتا ہے وہی ایک نہ ایک دن معاشرے میں تاریخ ساز شخصیت بن جاتا ہے۔

لہذا اس راہ کا مسافر بننے کے لئے صابر و شاکر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے خیالات و نظریات کی حفاظت کرتے ہوئے مثبت سوچ کو مقدم رکھنا ہے، اور ہر معاملے میں مثبت ہی سوچنا ہے ، یہ بات کی تلقین اس لئے کی جارہی ہے کہ انسانی عقل میں مختلف خیالات و تفکرات جنم لیتے رہتے ہیں اور ہر ایک کے سوچنے، سمجھنے کا زاویہ جدا ہوتا ہے مگر ہمیں ہر لمحے اپنی سوچ و فکر کو شریعت کی لگام لگائے رہنی ہے اور اپنے آپ کو علم و عمل کے وصف سے آراستہ کرنا ہے ورنہ کہیں ”چراغ تلے اندھیرا“ والا معاملہ نہ ہو جائے۔ ہر ایک کے سوچنے اور سمجھنے کا زاویہ جدا ہوتا ہے اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں:

ایک بادشاہ اور چار آدمی

ایک بادشاہ کے سامنے چار آدمی بیٹھے تھے:(۱)۔اندھا۔(۲)۔ فقیر۔(۳)۔عاشق۔ (۴)۔عالم۔بادشاہ نے ان کے سامنے ایک مصرعہ پڑھا:

اس لیے تصویر جاناں ہم نے بنوائی نہیں

اور سب کو حکم دیا کہ اس سے پہلے مصرعہ لگا کر شعر پورا کرو۔

(۱)۔۔۔اندھے نے کہا:

اُس میں گویائی نہیں اور مجھ میں بینائی نہیں
اس لیے تصویر جاناں ہم نے بنوائی نہیں

(۲)۔۔۔فقیر نے کہا:

مانگتے تھے زر مصور جیب میں پائی نہیں
اس لیے تصویر جاناں ہم نے بنوائی نہیں

(۳)۔۔۔عاشق نے تو چھوٹتے ہی کہا:

ایک سے جب دو ہوئے پھر لطف یکتائی نہیں
اس لیے تصویر جاناں ہم نے بنوائی نہیں

(۴)۔۔۔عالم دین نے تو کمال ہی کر دیا:

بت پرستی دین احمد ﷺ میں کبھی آئی نہیں
اس لیے تصویر جاناں ہم نے بنوائی نہیں

سوچ کا زاویہ ہر ایک کا جدا ہوتا ہے، ہر کسی کا فکری انداز اس کے مطالعہ، مجالست اور تربیت کی مناسبت سے ہوتا ہے. غالباً یہی جداگانہ انداز فکر قدرت کی نعمت ہے۔

اس لئے جب ہم یہ سوچنے لگ جاتے ہیں کہ یہ شخص غلط نہیں بس اس کا انداز فکر اور زاویہ نظر ہم سے جدا ہے تو بہت سے گلے شکوے اپنے آپ دم توڑ دیتے ہیں۔

سگِ عطار کی ایک کتاب بنام **"کامیابی کے دس اصول"** بھی ہے جس میں کامیابی کے ان دس اصولوں کو زیرِ بحث لایا گیا ہے جو ایک کامیاب شخص کے لئے ضروری ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ مثبت سوچ رکھنے والا ہو۔

(۲)۔۔۔ نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو۔

(۳)۔۔۔ لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو۔

(۴)۔۔۔ اپنے کام کو شوق ولگن کے ساتھ کرنے والا ہوں۔

(۵)۔۔۔ ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو۔

(۶)۔۔۔ سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو۔

(۷)۔۔۔ کام کو بانٹنے والا ہو۔

(۸)۔۔۔ خدا ار اور متوکل ہو۔

(۹)۔۔۔ آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو۔

(۱۰)۔۔۔ ان سب کا سر چشمہ خوفِ خدا والا ہو۔

دانشمندی کی علامت

اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے بندوں میں سے کسی کو منتخب فرما کر اس کے دل کو انوارِ ربانی سے منور فرماتا ہے تو وہ بندہ درستی وصواب کی طرف ہدایت پاتا ہے اور بہت سارے معاملات میں تجربہ کار افراد سے بھی فائق ہو جاتا ہے۔ کسی شخص کی عقل کے کامل ہونے پر اس سے صادر ہونے والے اَقوال واَفعال سے استدلال کیا جاتا ہے کیونکہ عقل ایک ایسی چیز ہے جس کا مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا، مشاہدہ ان چیزوں کا ممکن ہے جن کا کوئی جسم ہو۔ میں کہتا ہوں کہ کسی شخص کی عقل پر دلالت کرنے والے مُتَعَدَّد اُمور ہیں جن میں سے ایک اس کا اچھے اخلاق وعادات کی طرف مائل ہونا، گھٹیا اعمال سے کنارہ کش ہونا، بھلائی کے کاموں کی طرف راغب ہونا اور ایسی باتوں سے دور ہونا ہے جو شرمندگی کا باعث بنیں اور جن کے سبب لوگ باتیں بنائیں

دوسرا باب

تاریخ ساز 17 شخصیات

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆...1 محمد رسول اللہ ﷺ
☆...2 حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
☆...3 حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
☆...4 حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
☆...5 حضرتِ علی المرتضی رضی اللہ عنہ
☆...6 حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
☆...7 حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ
☆...8 حضرتِ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ
☆...9 حضرتِ نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ
☆...10 حضرتِ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
☆...11 غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
☆...12 خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
☆...13 عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆...14 اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ
☆...15 عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ
☆...16 اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
☆...17 امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلُ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلُ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

درود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرِت نِشان ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیرلِلسُّیُوطِیّص ۳۲۰حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اے عاشقانِ رسول !اب ان چند تاریخ ساز شخصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنھوں نے اپنی خدا داد صلاحیتوں سے دنیا میں اپنی تاریخ رقم کر دی،اور صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی جن کی انقلابی خدمات کا چرچا ہے۔

(1)۔۔۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم

یوں تو ہر نبی ورسول علیہم السلام اپنی خدا داد صلاحیتوں،نبوت ورسالت کی ذمہ داریوں اور اللہ کے خاص توجہ کی بنا پر تاریخ ساز شخصیت ہیں اور اگر بات کی جائے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی مبارک حیات کے متعلق تو حضور نبیٔ اکرم، شفیع امم، رسولِ محتشم، نبیٔ مکرم، اللہ کے پیارے، امت کے سہارے، رب کے محبوب، دانائے غیوب، فخر عرب وعجم، والیٔ

کون و مکاں، سیاحِ لا مکاں، سیدِ انس و جاں، نیرِ تاباں، سر نشینِ مہوشاں ، ماہِ خوباں، شہنشاہِ حسیناں، تتمۂ دوراں، جلوۂ صبح ازل، نورِ ذاتِ لم یزل، باعثِ تکوینِ عالم، فخر آدم و بنی آدم، نیرِ بطحا، صاحبِ الم نشرح، معصومِ آمنہ، حضرت محمدِ مصطفےٰ ﷺ کا ہر پہلو درخشندہ و تاباں ہے اور اپنی نورانی کرنوں سے تا قیامت اہل ایمان و محبت کے دلوں کو منور کرتا رہے گا۔ زندگی کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں ہے، جہاں امام کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا روشن و درخشاں، نیر تاباں سامان ہدایت موجود نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں، جو آج امت کی نگاہوں سے اوجھل ہو کیوں کہ ذات والا صفات ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں قرآن مجید کی واضح دلیل موجود ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (پ۲۱، الاحزاب، ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

مزید پارہ ۲۲، سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۴۶،۴۵ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوا:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ﴿۴۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب، ۴۵-۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر (ف ۱۱۰) اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا (ف ۱۱۲) اور چمکا دینے والا آفتاب۔

نمونہ اسی کو قرار دیا جاسکتا ہے، جو کامل و اکمل ہو۔ گویا ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم، رشد و ہدایت کا مظہر اکمل ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی انسان زندگی کے کسی بھی مرحلے، ملک اور شعبے

میں ہو وہ محبوب رب العالمین ﷺ کی پاکیزہ سیرت کو مشعل راہ بنا کر ہی دنیاوی واخروی فوز و فلاح سے ہم کنار ہو سکتا ہے۔ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کی ہمہ جہت صفات عالیہ اس کی بین دلیل ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محبوب! ہم نے آپ کو شاہد (یعنی گواہ) بنا کر بھیجا یعنی انسانیت پر حجت تمام ہو گئی کہ اللہ کی توحید کو اختیار کریں اور شرک کی نجاست سے اپنے دامن کو آلودہ نہ کریں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اے محبوب، ہم نے آپ کو چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سورج کی روشنی میں ہر چیز عیاں ہو کر دیکھی جا سکتی ہے اسی طرح محبوب ﷺ کی ذات و صفات میں دنیا کا ہر فردِ بشر ہر پہلو اور ہر ذویئے سے اپنے لئے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

آپ ﷺ رہتی دنیا تک کے لیے اللہ کا آخری نظام حیات لے کر تشریف لائے، اسی لیے اللہ رب العالمین نے آپ کو کامل و اکمل بنا کر بھیجا۔

سیرت طیبہ کا ہر پہلو کس قدر درخشندہ و تاباں ہے کہ اگر آپ والد گرامی ہیں تو فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے بابا جان صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کو دیکھ لیں کہ اگر حسنین دوران نماز کندھوں پر سوار ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ سجدہ طویل کر دیتے ہیں، مگر شفقت و محبت کے لبریز جذبات سے انہیں اتارتے نہیں۔ سیرت طیبہ کا یہ پہلو کہ بہ حیثیت شوہر آپ ﷺ سب سے عظیم نظر آتے ہیں۔ امام کائنات ﷺ ہونے کے باوجود آپ ﷺ اپنی ٹوٹی ہوئی جوتیاں خود گانٹھ لیتے ہیں۔ پرانے کپڑے خود سی لیتے اور ازواجِ مطہرات کے ہم راہ گھریلو کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتے ہیں اور کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ حالاں کہ عرب معاشرے میں یہ بڑی

عجیب بات تصور کی جاتی تھی۔

سیرت پاکِ مصطفے ﷺ کے ذاتی، عائلی اور خانگی معاملات تو تاریخ انسانی کے روشن ترین باب ہیں ہی، مگر بہ حیثیت رسول، داعی حق، امام الانبیاء، سیاست داں، جرنیل و سپاہ سالار، حکم راں، تاجر، طبیب، سفارت کار، ماہر معاشیات، مصلح، مدبر، صلح جو، شجاعت، شرافت، امانت، دیانت، غریب پروری، خبر گیری جیسے اوصافِ حمیدہ آپ ﷺ کی ذات اقدس میں بہ درجۂ اتم موجود تھے اور آج بھی دنیا آپ ﷺ کی عظمتوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔

آج تک نسل انسانی ایسی کامل و اکمل مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سیرت مبارکہ کا ہر پہلو روشن، تابناک اور ضیابار ہے۔ یہ ہمارا ظرف ہے کہ ہم سیرت طیبہ سے کس قدر فیض حاصل کرتے ہیں و گرنہ تو ہادی عالم، مرشد اعظم، نیر تاباں، ماہ درخشاں ﷺ کی سیرت طیبہ تو ہر متلاشی حق کے لیے منارہ نور ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت پاک کے گن مسلم ہی نہیں، بلکہ غیر مسلم بھی گاتے ہیں چنانچہ ایک یہودی امریکی ماہرِ فلکیات و مورخ ڈاکٹر مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب بنام:

"The 100 A Ranking Of The Most Influential Persons Of All Times"

(جو کہ ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی) میں سو عظیم لوگوں میں سب سے پہلے اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیان کیا ہے اور کتاب کے شروع میں لکھتا ہے: **"ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں، لیکن یہ واحد تاریخی ہستی ہے جو مذہبی اور دنیوی دونوں محاذوں پر برابر طور پر کامیاب رہی"**۔ اور اس کے بعد لکھتا ہے: **"آج تیرہ سو برس گزرنے کے باوجود ان کے اثرات انسانوں پر ابھی مُسَلَّم اور گہرے ہیں"**۔

نہ کوئی دَو سرا میں تجھ سا ہے

نہ کوئی دوسرا ہوا تیرا

اور کیوں نہ گائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک سراسر ہدایت ہے۔

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے اپنے اقوال و افعال کی صورت میں بہترین نظامِ حیات دیا، معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹنے والے جرائم کے سدِّ باب کے لئے مستحکم قوانین عطا فرمائے، عدل و انصاف، مساوات اور اخلاقیات کا اعلٰی نظام قائم فرما کر معاشرے کے بگڑتے ہوئے توازن کو دُرست کیا، یہی وجہ ہے کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کو خوشگوار اور پُر سکون بنانے کے سلسلے میں کی جانے والی رحمتِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کی بے مثال کرم نوازیاں اور لازوال احسانات زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں آج بھی ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ آیئے! اس کے چند پہلو ملاحظہ کرتے ہیں:

قیامِ عدل و انصاف

عَدل و انصاف انسان کا بنیادی حق ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کے عطا کردہ نظامِ عدل میں امیر و غریب اور اپنے پرائے کی تفریق نہیں بلکہ یہ ہر ایک کو یکساں انصاف فراہم کرکے عزّت اور جان و مال کی حفاظت کی ذمّہ داری لیتا ہے۔ ایک موقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ خُطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سے پچھلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ ان میں صاحبِ منصب چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کی جاتی، خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (مسلم، ص۷۱۶، حدیث:۴۴۱۰)

دنیا میں جب کبھی، جہاں کہیں عَدل و انصاف کے سلسلے میں نبوی تعلیمات کا نَفاذ ہوا وہاں

چیَن و سکون اور ترقی و خوش حالی کی مشکبار ہوائیں چلنے لگیں۔

حفاظتِ حقوق

بَرتَر اور بدتَر کی تقسیم سے معاشرے کا توازن خراب ہوتا ہے جس کا نتیجہ حقوق کی پامالی ، قتل و غارت گری اور دیگر سنگین نتائج کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرح کی طبقاتی تقسیم کا خاتمہ فرمانے کے لئے نظامِ مساوات عطا کیا، جس کی بدولت مرد و عورت ہی نہیں بلکہ معاشرے کے ہر طبقے کے جانی اور مالی حقوق محفوظ ہوئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عطا کردہ ''نظامِ مساوات'' کو عالمگیر رول ماڈل(Role Model) کے طور پر جانا جاتا ہے۔

مالیاتی نظام

زمانۂ قدیم سے ہی سود کو دولت میں اضافے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔ (ابن ماجہ، ج۳، ص۷۳، حدیث:۲۲۷۷) ایک موقع پر ارشاد فرمایا: جس قوم میں سود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔ (الکبائر للذھبی، ص۷۰) بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سود کو ہلاکت کا سبب قرار دیا۔ (الکبائر للذھبی، ص۶۹) دنیا کے جس تاجر نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے سود سے پرہیز کیا اُسے نفع ہوا اور تجارتی میدان میں ترقّی و کامیابی نے اُس کے قدم چُومے۔ اسی طرح تجارت کے میدان کو فروغ دینے اور معاشرتی سطح پر معاشی ترقّی بڑھانے کیلئے مُضارَبت، مشارکت کے اُصول ارشاد فرمائے۔ ملازِم ومالِک کی ذمّہ داریوں اور حُقوق پر مبنی فرامین سے نوازا، تجارت میں دھوکے، جھوٹ اور ملاوٹ

وغیرہ سے روکا۔ معاشی میدان میں یہ کریم آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایسا احسانِ عظیم ہے کہ ان اُصولوں کی پاسداری کرنے سے ہر معاشرے کی بے روزگاری اور غربت ختم ہوجائے۔

غلاموں پر احسان

فاتح قوم کا شکست خوردہ قوم کو غلام بنالینا پھر اس غلامی کا سلسلہ نسل در نسل چلتے رہنا بھی دنیا کا ایک عالمگیر مسئلہ (Global Issue) تھا، نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے ختم کرنے کے لئے مختلف اقدامات فرمائے اور غلام آزاد کرنے پر یہ بشارت عطا فرمائی: جس نے ایک غلام آزاد کیا اللہ پاک اس غلام کے ہر عُضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔(مسند احمد، ج ۷، ص۱۴۹، حدیث: ۱۹۶۴۲) نیز غلاموں کی تعلیم و تربیَت کا اِہتمام فرماکر انہیں عزّت وشَرف کی بُلندیوں پر پہنچادیا۔ عالَمی طور پر اس کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ "غلامی" کی روش آہستہ آہستہ دم توڑتی گئی اور بالآخر دنیا سے ختم ہوگئی۔

قیامِ امن

"اَمْن" انسان کی بقا اور اس کے دنیا میں پھلنے پھولنے کے لئے نہایت ضَروری ہے اسی لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایسے اُصول بیان فرمائے جو انسان کے جان و مال کے حقوق کا تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔(بخاری، ج۱، ص۱۵، حدیث:۱۰)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔

(ابوداؤد، ج۴، ص۳۹۱، حدیث:۵۰۰۴)

جہاں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم امنِ عامہ کو خراب کرنے والے عناصر کا قلع قمع

کرنے کے لئے سَزائیں مقرّر فرمائیں وہیں سَزا دینے میں افراط و تفریط سے بچانے کے لئے آخِرت کی جوابدہی سے بھی ڈرایا۔ قیامِ اَمن کے سلسلے میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عملی دعوت کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ دنیا کو اپنی بقا کے تحفظ کے لئے لازوال قوانین میسّر آئے۔

احسانات مصطفٰے کے لاتعداد پہلو ہیں اور ہر پہلو میں رحمتِ مصطفٰے کے بے حد حَسین نظارے ہیں، جن کے متعلق معلومات کے لئے سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عنوان پر موجود کتب کا مطالعہ کریں۔ اللہ پاک ہمیں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت پاک کے ہر ممکن چیزوں کا عامل بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(2)۔۔۔ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کسی کی شخصیت جاننے کیلئے چونکہ اس کی صفات و نظریات اور اخلاقیات کا جاننا ضروری ہے۔لہٰذا یہ جاننے کے لیے کہ اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انقلابی سوچ کے حامل تھے، آپ کے بچپن و جوانی کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ آپ نے کبھی کسی بت کو سجدہ کیا نہ کبھی اس وقت کی عام برائیوں یعنی شراب نوشی، جوا اور بدکاری وغیرہ کے مرتکب ہوئے، (فتاوٰی رضویہ، ج۲۸، ص۴۵۸)(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، ج۱، ص۵۸) بلکہ حسن خلق، راست گوئی، متانت اور سنجیدگی کی وجہ سے بچپن ہی سے آپ کے تعلقات محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قائم ہو گئے تھے۔ چنانچہ جب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی دعوت دی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فوراً ایمان لے آئے، پھر ساری زِنْدَگی سفر ہو یا حضر، دامَنِ مصطفٰے کے سائے میں رہے۔(عاشق اکبر، ص۴)

صدیقِ اکبر کے تاریخ ساز کارنامے

آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تاریخ ساز کاموں کا ایک مختصر جائزہ لیتے ہیں جو آپ نے سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد فرمائے:

☆ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت سب سے زیادہ صدمے میں ہونے کے باوجود خود بھی صبر کا دامن تھامے رکھا اور دوسروں کو بھی تلقین کی۔

(فیضانِ صدیق اکبر، ص۲۹۳)

☆ خلیفہ کے انتخاب کے وقت اُمَّت کو متحد رکھنے میں مثالی کردار ادا کیا۔

(مسند احمد، ج۱، ص۲۳، حدیث:۱۸)

☆رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مدفن کی جگہ کے تعیُّن میں پیدا ہونے والے اختلاف (تاریخ الخلفاء، ص۵۶) اور میراثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تقسیم میں رَہنُمائی فرمائی۔(بخاری، ص۱۶۴۲، حدیث:۶۷۲۵، ۶۷۲۶)

☆رومی لشکر کی سرکوبی کے لیے لشکرِ اسامہ کی روانگی کا جُرْاَت مندانہ فیصلہ کیا۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج۸، ص۶۲)

☆جھوٹے مدعیانِ نبوّت (مثلاً مسیلمہ کذاب، اسود عنسی و سجاع وغیرہ) اور دیگر مرتدین اور باغیوں کے خلاف بھرپور لشکر کشی کی۔(التاریخ فی الکامل، ص۲۰۱)

☆ منکرینِ زکوٰۃ کی سرکوبی فرمائی۔(مسلم، ص۳۳)

☆ فتوحاتِ اسلامیہ کا آغاز کیا۔(فیضانِ صدیق اکبر، ص۴۰۳)

☆مختلف اشیا پر تحریر شدہ قرآنِ کریم کی متفرق سورتوں اور آیتوں کو ایک مجموعہ کی شکل میں جمع کیا۔(بخاری، ص۱۲۹۱، حدیث:۴۹۸۶)

☆ایک اور اہم انقلابی قدم یہ اٹھایا کہ مسلمانوں کو انتشار سے بچانے کے لیے اپنی وفات سے پہلے سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو امیر المؤمنین مقرّر کردیا۔

(فیضان صدیق اکبر، ص۴۳۸۔)

اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(3)۔۔۔عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَرَ فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دُعائے مصطفٰے کا ثمرہ اور مُرادِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں،(ابن ماجہ، ص۳۱، حدیث:۱۰۵) آپ کو دیکھ کر شیطان اپنا راستہ بدل لیتا، (بخاری، ص ۸۴۰، حدیث:۳۲۹۴) آپ کے تاریخ ساز کارناموں کو چند سطور میں بیان کرنا مشکل ہے۔

عمر فاروقِ اعظم کے تاریخ ساز کارنامے

امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَرَ فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند تاریخ ساز کارنامے یہ ہیں:

☆...ہجری تاریخ کا آغاز کیا۔ (تہذیب الاسماء، ج۲، ۱)

☆... خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جمعِ قراٰن کا مشورہ دیا۔ (بخاری، ص۱۲۹۱، حدیث:۴۹۸۶)

☆... مُعاشرتی جرائم کی روک تھام کیلئے مُختَلِف شعبہ جات قائم کرکے اسلامی سزاؤں کا نَفاذ کیا۔ (فیضانِ فاروق اعظم، ج۲، ص۳۹۵ماخوذاً، تفسیر بغوی، ج۱، ص۶۶۹، تہذیب الاسماء، ج۲، ص۳۳۲ملخصاً)

☆... کسی کو حاکم مُقَرَّر کرتے تو اُس کے اَثاثہ جات کی تفصیل لکھ لیتے۔(طبقات ابن سعد، ج۳، ص۲۳۳)اور حکمرانوں کی باز پُرس بھی فرمایا کرتے۔ (الزہد لھنّاد، ص۴۱۵)

☆... اَہْلِ عِلْم اور اَہْلِ رائے پر مُشْتَمِل ایک مجلسِ شوریٰ بنائی جس میں تمام ملکی و قومی مسائل زیرِ بحث لائے جاتے اور اتفاقِ رائے سے فیصلے کئے جاتے ۔(فیضانِ فاروق اعظم، ج۲، ص۱۹۴ماخوذاً)

☆... عدالتی نِظام کو اِسْتِحکام بخشا اور مُختَلِف علاقوں میں جج مُقَرَّر فرمائے۔ (فیضانِ فاروق اعظم، ج۲، ص۱۹۴ماخوذاً)

☆... باقاعدہ تراویح کی جَماعَت قائم کروائی۔ (بخاری، ص۵۲۵، حدیث:۲۰۱۰)

☆... آپ کی کوشش سے نَمازِ جَنازہ کی ۴ تکبیرات پر اِجماع ہوا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج۳، ص۱۸۶، حدیث:۳۰)

☆... تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مُقَرَّر فرمائی (الاوائل للعسکری، ص۱۷۷)

☆... ائمّہ و مُؤَذِّنِین، مُعَلِّمِین و مُدَرِّسِین کے مشاہرے مقرر فرمائے۔

(تاریخ بغداد، ج۲، ص۷۹، الرقم:۴۶۰)

☆... متفرق لوگوں حتی کہ پیدا ہونے والے بچوں کے وَظائف بھی مُقَرَّر فرمائے۔

(طبقات ابن سعد، ج۳، ص۲۱۴، البدایۃ والنہایۃ، ج۴، ص۱۴۵)

☆... باقاعدہ بَیت المال جس میں مال جمع کر کے حساب کتاب بھی رکھا گیا، وہ آپ کے عہدِ خلافت میں ہی قائم ہوا۔ (فیضان فاروق اعظم، ج۲، ص۴۸۷ ماخوذاً)

☆... آپ کے عہدِ خلافت میں ۱۰۳۶ شہر مع مضافات فتح ہوئے، ۴۰۰۰ مساجد کی تعمیر ہوئی، ۹۰۰ منبر تیار ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۵، ص۵۶۰)

☆... ویران اور بے آباد زمینوں کی آباد کاری کے لئے نئے احکام جاری کئے۔

(فیضانِ فاروق اعظم، ج۲، ص۷۸۰ ماخوذاً)

☆... کئی نئے شہر بسائے، مثلاً علم و فن کا مرکز رہنے والا شہر کوفہ بھی آپ کے دورِ خلافت میں بسایا گیا۔ (تلقیح فہوم اہل الاثر، ص۳۳۷، فیضان فاروق اعظم، ج۲، ص۷۹۴)

☆... مَردَم شُماری کروائی۔ (تاریخ طبری، ج۲، ص۵۷۰)

☆... یتیم بچوں کی پرورش کا اِنتِظام کیا۔ (موطاامام مالک، ص۲۶۰، حدیث:۱۴۸۲)

☆... راستوں میں مُسافر خانے اور غلے کے گودام بنوائے جن سے مسافروں کی مدد کی

جاتی۔(طبقات کبری، ج۳، ص۲۱۴)

☆... مُختَلِف شہروں میں بھی مہمان و مسافر خانے بنوائے۔(فتوح البلدان، ص۳۹۱)

☆... خبر رسانی کانِظام پختہ کیا۔(تاریخ طبری، ج۲، ص۴۹۱)

☆... عُمّال (گورنرز) کیلئے حکومتی اقدامات مُتَعَیَّن فرمائے۔(ازالۃ الخلفاء، ج۳، ص۲۳۱)

☆... اِحتساب مکتب بنایا۔ (فیضان فاروق اعظم، ج۱، ص۷۴۴)

☆... خراج کی وصولی کیلئے جنگلوں اور پہاڑوں کی پیمائش کروائی۔(طبقات کبریٰ، ج۳، ص۲۱۴)

☆... اِسلامی سِکّے رائج فرمائے۔(النقود الاسلامیہ للمقریزی، ص۴)

☆... حربی تاجروں کو بشرطِ عُشر دارالاسلام میں مسلمانوں کے ساتھ تجارت کی اِجازَت عطا فرمائی۔(کتاب الخراج لابی یوسف، ص۱۳۵)

☆... اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کیلئے چھ رُکنی مجلسِ شوریٰ قائم فرمائی۔

(مسلم، ص۲۰۷، حدیث:۵۶۷)
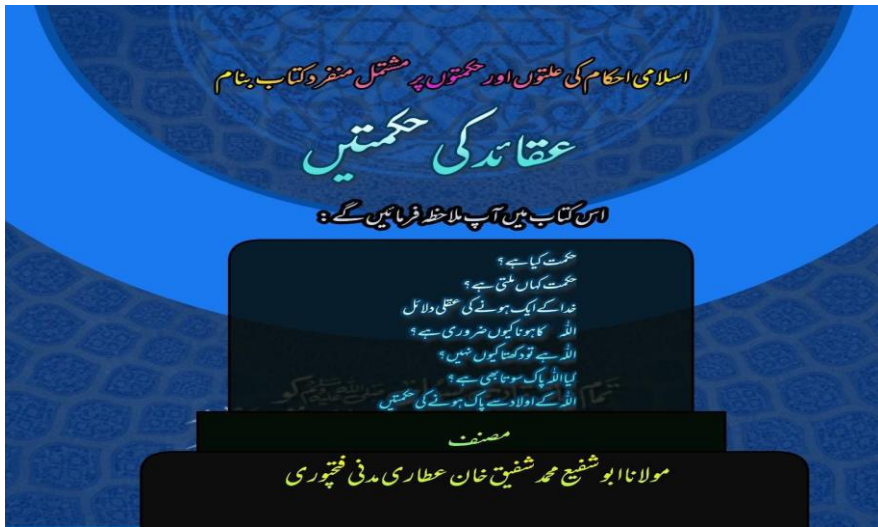
(4)۔۔۔عثمان غنی رضی اللہ عنہ

اپنی سوچ وفکر، اعلیٰ صلاحیتوں اور بے مثال کردار سے زمانے میں انقلاب برپا کرنے والی شخصیات میں امیر المؤمنین، حضرت سَیِّدنا عثمانِ غنی ذُوالنّورین رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ آپ اوّلین مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ج۷، ص۴۹۲، حدیث:۳۳)

آپ ہی وہ پہلے مسلمان تھے جنھوں نے اسلام کے لئے اپنے خاندان کے ساتھ مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفا و تعظیما سے ہجرت فرمائی۔(طبقات کبریٰ،ج۳،ص۴۰) آپ عبادت و رِیاضت، علم و تقویٰ، شجاعت و سخاوت، ایثار و تواضُع، حیا اور توکُّل جیسے اعلیٰ اَوصاف کے جامع تھے۔ آپ ملکی معاملات چلانے میں اعلیٰ بصیرت رکھتے تھے۔ آپ نے دورِ نبوی میں اپنے مال سے اِسلام کی خوب خدمت کی اور اپنے دورِ خِلافت میں دینی اور ملکی معاملات میں ایسے فیصلے اور اَحکام جاری فرمائے جن سے اسلام اور سلطنتِ اسلامیہ کو بہت فائدہ ہوا، آپ کے بعض فیصلوں اور اَحکام کا فیضان آج بھی خاص وعام پر جاری ہے۔

عثمانِ غنی کے تاریخ ساز کارنامے

امیر المؤمنین، حضرت سَیِّدنا عثمانِ غنی ذُوالنّورین رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کے چند تاریخ ساز کارنامے ملاحظہ فرمائیے:

☆... مالی خدمات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کبھی اپنے حصے کا مالِ غنیمت نہیں لیا اور نہ ہی اس کی تمنا کی۔(مصنف ابن ابی شیبہ،ج 7،ص۴۹۲، حدیث:۳۳) بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے جب کبھی مال کی ضرورت پڑی تو آپ پیش پیش رہے۔بار گاہِ رسالت میں بارہا کثیر مال پیش کر کے

اسلام کی مدد و نصرت کی سعادت پائی۔ صرف جیشِ عُسرہ (غزوۂ تبوک) کے موقع پر آپ نے ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے مہیا کئے۔ (الاستیعاب، ج۳، ص۱۵۷)

☆... جمعِ قرآن و تحفظِ قرآن آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت کا سب سے بڑا کارنامہ جمعِ قرآن اور تحفّظِ قرآن ہے۔ آپ کے دورِ مبارک میں اسلام دور دراز علاقوں تک پھیل چکا تھا، مختلف قبائل اور اقوام کے اپنی طرز اور لب و لہجے میں قرآن پڑھنے سے ایک نئی صورتحال پیدا ہو رہی تھی، حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے قرآنِ مجید کی حفاظت اور امتِ مُسلِمہ کو اِختلاف سے بچاتے ہوئے حضرتِ سیّدتُنا حفصہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا سے قرآنِ مجید منگوا کر اس سے کئی نسخے تیار کروائے اور انہیں اسلامی ریاست میں پھیلا دیا۔ یوں پوری اُمَّت کو قرآنِ مجید کے ایک نسخے پر جمع فرما دیا۔ (سنن کبریٰ للبیہقی، ج۲، ص۱۱، حدیث2374)

☆... جمعہ کی پہلی اذان جب مدینۂ مُنوّرہ میں لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی (اور لوگوں میں سستی بڑھ گئی) تو آپ نے جمعہ کے دن پہلی اذان کا اضافہ فرمایا۔

(مصنف عبد الرزاق، ج۳، ص۹۸، حدیث5356)

☆... مؤذنوں کا وظیفہ مؤذّنوں کا وظیفہ سب سے پہلے آپ نے جاری فرمایا۔

(مصنف عبد الرزاق، ج۱، ص۳۵۹، حدیث 1861)

☆... بحری معرکے کا آغاز آپ کے ہی حکم سے حضرت سَیّدنا امیر معاویہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی قیادت میں بحری جنگ کا آغاز ہوا۔ (تاریخ طبری، ج۴، ص۲۶۰)

☆... منیٰ شریف میں خیمے آپ نے ہی اپنے دورِ خلافت میں منیٰ شریف میں اپنے لئے خیمہ لگوایا (تاریخ طبری، ج۴، ص۲۶۷) بعد میں حُجّاجِ کرام بھی آپ کی پیروی کرتے ہوئے خیمے لگانے لگے۔

☆... جانوروں کی حفاظت آپ نے جانوروں کے تحفّظ اور انہیں ظلم وزیادتی سے بچانے کا قانون بنایا۔ (تلخیص الجبیر فی تخریج احادیث الرافعی، ج۴، ص۶۶۸)

☆... خیر خواہی آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہُ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے وظیفوں میں سو (درہم) تک اضافہ فرمایا۔ (تاریخ طبری، ج۴، ص۲۴۵)

(5)۔۔۔ علی المرتضی رضی اللہ عنہ

عَہد ساز اور اِنقلاب آفریں شخصیات نے ہر دور میں انسانی سوچ کے دھارے بدلے، مزاج وکردار کو نئی سمت پر گامزن اور گفتارونگاہ کو نئے زاویوں سے روشناس کیا۔ کئی تاریخ ساز شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے کارنامے نہ صرف اپنے زمانے بلکہ آنے والی صدیوں کو بھی متاثر کرتے ہیں اور لوگ نسل در نسل اُن کی انمول اور انقلاب آفریں تعلیمات کی روشنی میں اپنے حال اور مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ایسی ہی ایک تاریخ ساز شخصیت جواَخلاقِ کریمانہ واقوالِ حکیمانہ، جُہدِ مسلسل، ہمت و شجاعت، علم و تقویٰ، کردار و عمل،تدَبُّرواسلامی سیاست، ایثاروتَواضُع، اِستِغْنَا و توکُّل اور قناعت و سادگی جیسے عمدہ اَوصاف سے مزیَّن ہے۔ دنیا جنہیں حیدروصفدر، فاتحِ خیبر، شیر خدا، سیّدُالاَولیاء، امام الاَتْقِیاء، مَخْزَنِ سخاوت، تاجدار شجاعت،اِمامُ الْمَشَارِق و الْمَغَارِب، خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الْکریم کے نام سے جانتی ہے۔

علی المرتضی کے تاریخ ساز کارنامے

خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الْکریم کے چند تاریخ ساز کارنامے ملاحظہ کیجئے:

باب العلم

☆... امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الْکریم کو بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ”بابُ العلم (یعنی علم کا دروازہ)“ کالقب عطا ہوا۔ آپ خود فرماتے ہیں: مجھے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے علم کے ہزار باب عطا کئے اور ہر باب سے آگے ہزار باب کھلتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ج۴۲، ص۳۸۵)

☆... ایک موقع پر یوں فرمایا: مجھ سے پوچھو! اللہ تعالیٰ کی قسم! قیامت تک ہونے والی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے، میں تمہیں ضرور بتاؤں گا۔ (کنز العمال، جز۲، ج۱، ص۲۳۹، حدیث:۴۷۳۷)

☆... آپ کی قرآن فہمی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار فرمایا: اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ۷۰ اونٹ بھر دوں۔ (الاتقان، ج۲، ص۱۲۲۳)

شجاعت و بہادری

☆... ہجرت کی رات جبکہ چاروں طرف کفار تلواریں لئے کھڑے تھے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بستر پر سوئے۔ (سیرت ابن ہشام، ص۱۹۲)

☆... غزوۂ تبوک کے علاوہ ہر غزوہ میں شرکت فرمائی اور خیبر کے قلعہ کو فتح کرکے "فاتحِ خیبر" کے نام سے شہرت پائی۔ (بخاری، ج۳، ص۸۴، حدیث:۴۲۰۹)

روشن فیصلے

☆... جب سینہ دستِ نبوی سے فیض یاب ہو اور فیصلوں کو تصدیقاتِ نبوی حاصل ہوں تو ایسے فیصلے زمانے میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے فیصلوں کو خود حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پسند فرمایا۔ (فضائل الصحابہ، ص۸۱۲، حدیث:۱۱۱۳)

☆... مقدمہ کتنا ہی پیچیدہ کیوں نہ ہوتا آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ چند لمحوں میں اُس کا بہترین فیصلہ فرمادیا کرتے، الغرض آپ کے فیصلے اسلامی عدالت کے لئے تاریخ ساز حیثیت رکھتے

ہیں۔

صائب الرائے

☆... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسی درست رائے کے حامل تھے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے مشورہ فرمایا۔ (بخاری، ج۴، ص۵۲۸)

☆... خلیفۂ اوّل حضرت سَیِّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور خلیفۂ دُوُم حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے دور اندیش اور تجربہ کار اپنے دورِ خلافت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مشورہ فرماتے۔ (الکامل فی التاریخ، ج۳، ص۲۰۵)

عربی زبان کے قواعد

☆... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب لوگوں کو عربی بول چال میں غلطیاں کرتے پایا تو اصلاح کے لئے بنیادی قواعد وضوابط مرتب کئے اور حضرت ابو الاسود دُؤَلی کو کلمہ کی تینوں قسموں "اسم، فعل، حرف" کی تعریفیں لکھ کر دیں اور اِس میں اضافہ کرنے کا فرمایا پھر اُن کے اضافہ جات کی اصلاح بھی فرمائی۔ (تاریخ الخلفاء، ص۱۴۳)

فقہ و فتاویٰ

☆... بابُ مدینۃ العلم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے اس میدان میں بھی تاریخ رقم فرمائی، پیش آنے والے نئے مسائل کو پل بھر میں حل فرمادیتے، کثیر صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان فقہی مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم و حضرت عائشہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنھُمَا سے لوگوں نے مسئلے پوچھے تو فرمایا: حضرت علی رضیَ اللہُ تعالٰی

عنہ سے جا کر پوچھو۔ (مسلم، ص۱۳۰، حدیث:۶۳۹، مصنف ابن ابی شیبہ، ج۴، ص۲۲۳، حدیث:۵)

خارجیوں کا قلع قمع

☆... اسلام دُشمن خارجیوں کا سب سے پہلے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ ہی نے قلع قمع فرما کر مسلمانوں کو ان کے فتنے سے محفوظ و مامون کیا۔ (الاستیعاب، ج۳، ص۲۱۷)

☆... ہجری سن کا آغاز عہدِ فاروقی میں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ ہی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اسلامی سن کا آغاز ہجرتِ مدینہ سے کیا گیا۔ (البدایۃ والنھایۃ، ج۵، ص۱۴۶)

عوامی بھلائی کے کام

☆... آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دورِ خلافت میں مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے حقوقِ عامہ کی حفاظت کا بھی اہتمام فرمایا جیسا کہ شاہراہِ عام کو گندگی سے بچانے کے لئے بیت الخلاء اور نالیوں کو شارع عام سے دور بنانے کا حکم فرمایا۔

(مصنف عبد الرزاق، ج۹، ص۴۰۵، حدیث:۱۸۷۲۲)

☆... انسانی جانوں کے تحفظ کے لئے قانون بنایا کہ اگر کسی کے کنواں کھودنے یا بانس وغیرہ گاڑنے کی صورت میں انسانی جان تلف ہوئی تو ضمان ادا کرنا ہو گا۔

(مصنف عبد الرزاق، ج۹، ص۴۰۵، حدیث:۱۸۷۲۳)

(6)۔۔۔امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ

صحابیِ رسول، کاتبِ وحی، خالُ المؤمنین و خلیفۃُ المسلمین حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو کہ اوّل ملوکِ اسلام (یعنی پہلے سلطانِ اسلام) بھی ہیں، بعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ج۶، ص۲۴۳، ملتقطاً۔ تاریخ ابن عساکر، ج۳، ص۲۰۸۔ الاصابۃ، ج۶، ص۱۲۰، بہار شریعت، ج۱، ص۲۵۸)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحابیِ رسول حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے اور اُمّ المومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی ہیں۔ آپ کی شان میں کئی احادیث مروی ہیں۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے بارے میں یوں دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! انہیں (یعنی امیر معاویہ کو) ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اِن کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ (ترمذی، ج۵، ص۴۵۵، حدیث: ۳۸۶۸)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس سال تک حکومتی مَنْصَب پر جلوہ اَفروز رہے۔ (فیضان امیر معاویہ، ص۱۰۳) جن میں ۱۰ سال امیر المومنین حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے عادل ونَقَّاد خلیفہ کا سنہرا دور بھی شامل ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: تم قیصر وکِسریٰ اور ان کی عقل و دانائی کا تذکرہ کرتے ہو جبکہ معاویہ بن ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ موجود ہیں۔ (تاریخ طبری، ج۳، ص۲۶۴)

امیر معاویہ کے تاریخ ساز کارنامے

صحابیِ رسول، کاتبِ وحی، خالُ المؤمنین و خلیفۃُ المسلمین حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند تاریخ ساز کارنامے پیشِ خدمت ہیں:

☆... حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں اِسلامی سلطنت خُراسان سے مغرب میں واقع افریقی شہروں اور قُبْرُص سے یَمَن تک پھیل چکی تھی۔

(فیضان امیر معاویہ، ص۱۱۰)

☆... اسلامی شہروں سازشوں کے ذریعے فتنہ پھیلانے والے خَوارِج کی سرکوبی فرمائی، یہاں تک کہ فتنہ مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ (فیضان امیر معاویہ، ص۱۲۸)

☆... آپ کے حکم سے تاریخ کی پہلی کتاب کتابُ المُلُوك وَ اَخبَارُ الْمَاضِین لکھی گئی۔ (التراتیب الاداریہ، ج۲، ص۳۲۲)

☆... ۲۸ ہجری میں اسلام کی سب سے پہلی بحری فوج کی قیادت فرمائی اور قُبْرُص کو فتح کیا۔ (شرح ابن بطال، ج۵، ص۱۱، تحت الحدیث: ۲۹۲۴)

☆... بحری جہاز بنانے کے لئے ۴۹ ہجری میں کارخانے قائم فرمائے اور ساحل پر ہی تمام کاریگروں کی رہائش وغیرہ کا انتظام کر دیا تاکہ بحری جہاز بنانے کے اہم کام میں خَلل واقع نہ ہو۔ (فتوح البلدان، ص۱۶۱)

☆... مکتوبات پر مہر لگانے کا طریقہ رائج فرمایا جس کا سبب یہ بنا کہ آپ نے ایک شخص کیلئے بَیْتُ المال سے ایک لاکھ درہم دینے کا حکم تحریر فرمایا لیکن اس نے تَصَرُّف کرکے اسے ایک کے بجائے دو لاکھ کر دیا، آپ کو جب اس خیانت کا عِلْم ہوا تو اُس کا مُحَاسَبَہ فرمایا اور اس کے بعد خُطوط پر مہر لگانے کا نِظام نافِذ فرما دیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص۱۶۰)

☆... سرکاری خُطوط کی نقل محفوظ رکھنے کا نظام بنایا۔ (تاریخ یعقوبی، ج۲، ص۱۴۵)

☆... سب سے پہلے کعبہ شریف میں منبر کی ترکیب بنائی۔ (تاریخ یعقوبی، ج۲، ص۱۳۱)

☆...اور سب سے پہلے خانہ کعبہ پر دِیبا و حَرِیر (یعنی ریشم) کا قیمتی غلاف چڑھایا اور خدمت کے لیے مُتَعَدِّد غلام مُقَرَّر کیے۔(تاریخ یعقوبی، ج۲، ص۱۵۰)

☆... عوام کی خیر خواہی کے لئے شام اور روم کے درمیان میں واقع ایک مَرْعَش نامی غیر آباد علاقے میں فوجی چھاؤنی قائم فرمائی۔(فتوح البلدان، ص۲۶۵)

☆...اَنْطَرطُوس، مَرَقِیَّہ جیسے غیر آباد علاقے بھی دوبارہ آباد فرمائے۔(فتوح البلدان، ص۱۸۲)

☆...نئے آباد ہونے والے علاقوں میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی، اُن کا انتظام فرمایا مثلاً لوگوں کو پانی فراہم کرنے کے لئے نہری نظام قائم فرمایا۔(فتوح البلدان، ص۴۹۹)

☆...رعایا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے محکمہ بنایا جس کے تحت ہر علاقے میں ایک ایک افسر مقرر تھا تاکہ وہ لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی ضرورتوں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آگاہ کرے نیز ان کو کسی بھی گھر میں آنے والے مہمان یا بچے کی ولادت کے بارے میں معلومات رکھنے کا حکم دیا تاکہ ان کے وظائف کی ترکیب بنا سکیں۔

(البدایہ والنہایہ، ج۸، ص۱۳۴، مراۃ المناجیح، ج۵، ص۳۷۴)

(7)۔۔۔امام اعظم رضی اللہ عنہ

دوسری صدی ہجری تک اسلامی حکومت بابُ الاسلام سندھ سے اُنْدُلس تک اور شمالی افریقہ سے ایشیائے کُوچَک تک پھیل چکی تھی، علمِ دین سے وابستہ رہنے اور مسائل واحکامات سیکھنے کا شوق لاتعداد مسلمانوں کو دور دراز علاقوں سے کھینچ کر علمی مراکز مکہ مکرمہ، مدینۂ منورہ، کوفہ اور بصرہ کی فضاؤں میں لے آتا تھا۔ علمی مرکز کوفہ سے امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایسا فیض جاری ہوا کہ ہر دور کے مسلمان اس سے سیراب ہوتے رہے اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ تا قیامت ہوتے رہیں گے۔

امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے بے پناہ فِرَاسَت وذَکاوت سے نوازا تھا، بلاشبہ آپ عِلْمِ نبوت کے وارث تھے، (تبییض الصحیفۃ، ص ۳۲) آپ مشکل سے مشکل مسئلے کو اتنی آسانی سے حل فرماتے کہ بڑے بڑے عُلَما بھی حیران رہ جاتے اور آپ کی ذہانت اور حاضر جوابی کا اعتراف کرتے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قَدَر عَقْلمند تھے اس کا اندازہ امامِ شافعی عَلَیْہِ رَحمَةُ اللہِ الْقَوِی کے اس فرمان سے لگائیے: **"عورتوں نے امامِ اعظم ابوحنیفہ سے زیادہ عقلمند پیدا نہیں کیا"**۔ (الخیرات الحسان، ص ۶۲)

امامِ اعظم کے تاریخ ساز کارنامے

امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند تاریخ ساز کارنامے پیشِ خدمت ہیں:

☆...الخیرات الحسان میں ہے: امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب سے پہلے علمِ فِقْہ مُدَوَّن کیا اور اسے اَبواب اور کُتُب کی ترتیب پر مُرَتَّب کیا۔

امام مالک نے اپنی کتاب مُوَطّا میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اسی ترتیب کا لحاظ رکھا ہے۔ (الخیرات الحسان، ص۴۳)

☆... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسلمانوں کو پیش آمدہ اور مُمکِنہ مسائل کے حل کے لئے ایک مجلس قائم فرمائی جس کے اَراکین کی تعداد ایک روایت کے مُطابِق ایک ہزار عُلَما پر مشتمل تھی جن میں ۴۰ اَفراد مرتبۂ اِجْتِہَاد پر فائز تھے۔ (جامع المسانید للخوارزمی، ج۱، ص۳۳)

☆... آپ اپنی رائے سے کوئی بھی مسئلہ لکھواتے، نہ ہی کسی کو اپنی انفرادی رائے کا پابند کرتے بلکہ خوب غور و فکر اور بحث و مباحثہ کے بعد جب آخری رائے قائم ہو جاتی تو اسے دَرْج کرواتے اور اگر مجلسِ اِفتا کا کوئی خاص رکن موجود نہ ہوتا تو حتمی رائے کو اس کے آنے تک مَوْقُوف فرما دیتے۔ (تاریخ بغداد، ج۱۲، ص۳۰۸) حتّٰی کہ اگر کسی کا مجلس کے عمومی موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو اس رائے کو الگ طور پر اس کے نام کے ساتھ درج کر لیا جاتا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہ ِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اصحاب حدیث و فِقْہ اور لُغَت و تَصَوُّف کے کیسے ماہر تھے اس کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے۔

حکایت

مشہور مُحَدِّث امام وَکِیْع بن جَرّاح کے سامنے کسی نے کہا: امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خطا کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے غلطی کیسے ہو سکتی ہے جبکہ ان کے ساتھ امام ابو یوسف اور امام زُفَر جیسے قیاس و اجتہاد کے ماہرین تھے، یحییٰ بن ابی زائدہ، حَفص بن غیّاث، حِبّان اور مَنْدَل جیسے حافِظینِ حدیث تھے، لغت و عَرَبیت کے ماہرین میں سے قاسم (یعنی عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود) اور داؤد طائی و فُضَیل بن عِیاض جیسی زہد و تقویٰ کی

پیکرِ عظیم ہستیاں موجود تھیں۔ لہٰذا جس کے رُفقا اور ہم نشین ایسے ہوں وہ غلطی نہیں کر سکتا، اگر کرے تو یہ لوگ اُسے رجوع کروادیں گے۔ (تاریخ بغداد، ج۱۴، ص۲۵۰)

☆... آپ نے سب سے پہلے دلائلِ اَرْبَعَہ کا تعین کیا اور زمانۂ تابعین میں اِجْتِہاد و فتویٰ دینا شروع کر دیا۔ (جامع المسانید للخوارزمی، ج۱، ص۲۷)

☆... کتابُ الفرائض اور کتابُ الشُّروط کو وضع فرمایا۔ (جامع المسانید للخوارزمی، ج۱، ص۳۴)

☆... علمِ احکام مُسْتَنْبَط فرمایا اور اجتہاد کے اصول وضَوَابِط کی بنیاد رکھی۔

(جامع المسانید للخوارزمی، ج۱، ص۳۵)

(8)۔۔۔عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حَفص، نام عمر بن عبدالعزیز ہے، آپ کی والدہ حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی سیّدتنا اُمِّ عاصم بنتِ عاصم تھیں۔(الثقات لابن حبان، ج۲، ص۳۵۴ ملخصًا) آپ رضی اللہ عنہ عابد و زاہد، بُردبار، عاجِزی واِنکساری کے پیکر، خوفِ خدا سے لَبریز، عَدل وانصاف قائم کرنے، بھلائی اور نیکیوں کو محبوب رکھنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے مَنْع کرنے والے تھے۔ آپ کا شمار اُن خُلَفا میں ہوتا ہے جو خلیفہ ہونے کے باوجود شان و شوکت اور عیش وعِشرت کی زندگی سے دور رہے۔ (ماخوذ از طبقات ابن سعد، ج۵، ص۲۶۰)

آپ رضی اللہ عنہ نے صرف ۲۹ ماہ کے عرصے میں دنیا کے ایک بڑے حصے میں خوشحالی کا ایسا اِسلامی اِنقلاب برپا کیا جس کی مثال صَدیاں گزر جانے کے بعد بھی نہیں ملتی، آپ نے عَہدِ خُلفائے راشِدین کی یاد تازہ کر دی۔ آپ کو عمرِ ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

(الثقات لابن حبان، ج۲، ص۳۵۴، مرقاۃ المفاتیح، ج۹، ص، تحت الحدیث:۵۳۷۵-۵۳۷۶)

عمر بن عبد العزیز کے تاریخ ساز کارنامے

آپ رضی اللہ عنہ جس وقت خلیفہ منتخب ہوئے تو اس وقت مُعاشَرے کی حالت بہت بری تھی، اُمَراء نے لوگوں کی جائیدادوں پر ناحق قبضے کئے ہوئے تھے، دین سے بے راہ روی عام تھی، شراب نوشی عام ہونے کے علاوہ بہت سی مَمنُوعاتِ شرعیہ مملکتِ اسلامیہ میں رائج ہو چکی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دینی، حکومتی اور مُعاشرتی شعبہ جات میں اِصلاح کے لئے تاریخ ساز کوششیں فرمائیں ان میں سے چند یہ ہیں:

دعوتِ دین

☆...آپ رضی اللہ عنہ نے دینِ اسلام کی دعوت عام کرنے کے لئے تِبَّت، چین اور دُوردراز مَمالک میں وُفود روانہ کئے اور وہاں کے حکمرانوں کو دعوتِ اِسلام پیش کی جس کے اثر سے مشرق و مغرب میں کئی بادشاہوں اور راجاؤں نے اسلام قبول کیا۔ (مجد دین اسلام نمبر، ص۵۹ ملخصًا)

عدل و انصاف

☆...آپ رضی اللہ عنہ نے مجبوروں، مظلوموں اور مَحرُوموں کو ان کی وہ جائیدادیں واپس دلائیں جنہیں شاہی خاندان کے افراد، حُکومتی اَہل کاروں اور دیگر اُمَرا نے اپنے تَصَرُّف میں لے رکھا تھا۔ (سیدنا عمر بن عبد العزیز کی ۴۲۵ حکایات، ص۱۶۲ ملخصًا)

تدوینِ حدیث

☆...آپ رضی اللہ عنہ نے نبیِّ اکرم، رحمتِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ مِٹ جانے کے خوف سے ان کو جمع کرنے کا اہتمام فرمایا۔

(سنن دارمی، ج۱، ص۱۳۷، حدیث:۴۸۸ ملخصًا)

غیر شرعی اُمور کا خاتمہ

☆...شراب نوشی کے خاتِمہ کے لئے مختلف تدبیریں فرمائیں مثلاً: شرابیوں کو سخت سزائیں دیں اور ذِمّیوں کو بھی حکم فرمایا کہ وہ ہمارے شہروں میں ہرگز شراب نہ لائیں۔

(طبقات الکبریٰ، ج۵، ص۲۸۳ ملخصًا)

☆...غیر مسلموں کے مذہبی تہوار کے موقع پر مسلمانوں کو تحفے تحائف (Gifts) بھیجنے سے روکا۔ (طبقات الکبریٰ، ج۵، ص۲۹۱)

☆...آپ رضی اللہ عنہ کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے اس قدر مَحبّت تھی کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی شان میں نازیبا الفاظ بکنے والوں کو سختی سے منع فرمایا۔(تاریخ الخلفاء، ص۱۹۵، الاستیعاب، ج۳، ص۴۷۵)

نیز یزید کو امیرُ المومنین کہنے والے کو بھی کوڑے لگوائے۔(سیر اعلام النبلاء، ج۵، ص۸۴ ملخصاً)

فلاحِ عامہ

☆...آپ رضی اللہ عنہ نے ایک لنگر خانہ قائم کیا جس میں فُقرا و مساکین اور مسافروں کو کھانا پیش کیا جاتا تھا۔(تاریخ دمشق، ج۴۵، ص۲۱۸)

☆...اسی طرح مُسافروں کے لئے سرائے خانے اور ان کی سُوارِیوں کے لئے اَصْطَبل تعمیر کروائے، نابیناؤں، فالج زدہ، یتیموں اور معذوروں کی خدمت کے لئے غلام اور اَخراجات عطا فرمائے اور بچوں کے وظائف بھی مُقرّر فرمائے۔ (سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی ۴۲۵ حکایات، ص۴۴۷ تا ۴۵۲ ملخصاً)

مَعاشی انقلاب

☆...آپ رضی اللہ عنہ کے عدل وانصاف اور حُسنِ انتظام سے ایسا انقلاب (Revolution) آیا کہ زکوٰۃ لینے والے دینے والے بن گئے اور زکوٰۃ دینے والوں کو فُقرا تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتے تھے۔ (سیرۃ ابن عبدالحکم، ص۵۹)

(9)۔۔۔نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخی داستان

آج سے تقریباً ۸۸۲ سال پہلے کی بات ہے،سلطان نورالدّین محمود زنگی علیہ رحمۃ اللہ القَوی معمول کے مطابق رات کے نوافل و وظائف سے فارغ ہوئے اور سوگئے، آنکھیں کیا بند ہوئیں مقدّر جاگ اُٹھا،جانِ کائنات،شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لائے اور نیلی آنکھوں والے دو آدمی دکھا کر فرمایا:مجھے ان سے بچاؤ! آپ گھبرا کر اُٹھے، وضو کیا،نوافل ادا کئے اور پھر سوگئے، تین بار ایسا ہی ہوا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے رات ہی میں اپنے وزیر کو بلایا، مشورہ ہوا اور اگلی صبح ہی بہت سامال لے کر مدینۂ منوّرہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی جانب چل پڑے۔۱۶ دن کے سفر کے بعد مدینۂ منورہ پہنچے، شہر سے باہر ہی غسل کیا، پھر شہر میں داخل ہوئے، ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کئے اور روضۂ رسول پر حاضری دینے کے بعد مسجد ہی میں بیٹھ گئے۔سب اہلِ مدینہ کو بلایا گیا کہ سلطان تشریف لائے ہیں اور نذرانے تقسیم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ مدینہ شریف کے ہر ہر فرد کو نذرانہ دیا گیا لیکن مطلوبہ افراد نظر نہ آئے۔پوچھنے پر بتایا گیا کہ اہلِ مغرب سے دو نیک متقی شخص ہیں، کسی سے کچھ نہیں لیتے بلکہ بکثرت صدقہ کرتے ہیں، رات بھر عبادت وریاضت کرتے اور دن میں پیاسوں کو پانی پلاتے ہیں۔انہیں حاضر کیا گیا تو سلطان نے فوراً پہچان لیا، یہ وہی بدبخت تھے جن کو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں دکھائے تھے۔ان سے مدینۂ منوّرہ میں آنے کا سبب پوچھا گیا تو بولے کہ ہم تو بس رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں رہنے آئے ہیں۔بار بار پوچھا گیا لیکن انہوں نے حقیقت

نہیں بتائی۔ جب ان کے مکان کی تلاشی لی گئی تو وہاں سے ڈھیر سارا مال اور چند کتابیں ملیں۔ سلطان پریشانی کے عالَم میں ٹہلنے لگا پھر اچانک زمین پر بچھی چٹائی کو ہٹا کر دیکھا، سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ چٹائی کے نیچے ایک سُرنگ تھی جو روضۂ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف جارہی تھی، وہ دونوں بدبخت رات کو سرنگ کھودتے اور مٹی مشکیزوں میں ڈال کر قبرستان میں ڈال آتے تھے، جب وہ قبرِ مبارک کے قریب پہنچ گئے تو آسمان کانپ اُٹھا اور زمین میں سخت زلزلہ آیا، ایسا لگتا تھا کہ پہاڑ اُکھڑ جائیں گے، اس سے اگلی صبح ہی سلطان نورالدّین محمود زنگی علیہ رحمۃ اللہ القَوی مدینۂ منوّرہ پہنچ گئے تھے۔ ان کا جُرم ثابت ہونے کے بعد سلطان نے ان کی گردن اُڑانے کا حکم دیا اور روضۂ رسولِ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گرد پانی کی گہرائی تک زمین کھدوائی اور سیسہ پگھلا کر اس میں بھر دیا تاکہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت نہ کرسکے۔ (وفاء الوفا، الجزء الثانی، ص۶۴۸ ملخصًا)

نورالدین زنگی کے تاریخ ساز کارنامے

عظیم عاشقِ رسول، شیرِ اسلام، ابوالقاسم نورالدّین محمود بن محمود زنگی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ساری زندگی خدمتِ دین میں گزری، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلم مؤرخین بھی ان کے عدل و انصاف کے مدّاح ہیں، یہاں ان کے چند کارنامے ذکر کئے جاتے ہیں:

علمی کارنامے

☆ احادیث کا مجموعہ بنام " اَلْفُخْرُ النُّوْرِی "مرتّب فرمایا جس میں عدل و انصاف، راہِ خدا میں خرچ اور اِصلاح و نصیحت کے موضوع پر احادیثِ کریمہ جمع کیں۔ (مرأۃ الزمان، ج۲۱، ص۲۱۱)

☆ ایک کتاب "جہاد" کے موضوع پر بھی تصنیف فرمائی۔ (مرأۃ الزمان، ج۲۱، ص۲۱۱)

☆ کثیر اور مہنگی کُتُب وقف کیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۱۵، ص۲۴۲)

☆ اساتذہ، طلبا اور عُلما کے لئے وظیفے مقرّر فرمائے۔ (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ج۲۲، ص۵۰۳ ماخوذاً)

تعمیری کارنامے

☆ بادشاہوں اور اُمرا کی جانب سے جو بھی مال آتا سب مساجد کی تعمیر پر خرچ کر دیتے، ایک بار دمشق کی مساجد شمار کرنے کا فرمایا جو کہ تقریباً ۱۰۰ تھیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کے اوقاف کا اہتمام کیا، اس کے علاوہ دِمَشْق، حَلَب، بَعْلَبَکّ، مَنْبِج، رَحْبَۃ، مَوْصِل، حَماۃ اور دیگر کئی شہروں میں کثیر مساجد اور مدارس تعمیر فرمائے، جن میں چند ایک کے نام یہ ہیں: قلعہ دمشق کی جامع مسجد، باب جابِیَہ کے پاس مسجد عطیہ، مسجد رَمّاحِیْن، بازار صَاغہ کی مسجد، مسجد عباسی، مسجد دار البِطّیخ، مسجد کُشُک۔ (مرأۃ الزمان، ج۲۱، ص۲۱۰، مرأۃ الجنان، ج۳، ص۲۹۱)

☆ شہر موصل میں الجامعُ النُّوری کی تعمیرِ نَو کی جس پر تین لاکھ دینار صرف ہوئے۔ (مرأۃ الزمان، ج۲۱، ص۲۰۸)

☆ دمشق میں دارُالحدیث قائم کیا جس کے شیخ الحدیث حافظ ابنِ عساکر تھے۔ (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ج۲۲، ص۵۰۳ ملتقطاً)

☆ خراسان کے مشہور عالم، ریاضی دان اور اصولی قطبُ الدّین محسود نیشاپوری کو بلا کر ان کے لئے مدرسہ عادلیہ قائم کیا۔ ایک اور مدرسہ عادلیۃُ الکبریٰ کی بنیاد رکھی جسے آپ کے بعد ملک عادل سیف الدّین احمد نے مکمل کروایا، یہ عالَمِ اسلام کی مرکزی درسگاہ تھی جس میں ابنِ خلکان، جلالُ الدّین القزوینی اور ابنِ مالک نحوی جیسی عظیم ہستیاں تدریسی خدمات انجام دیتی رہیں۔ (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ج۲۲، ص۵۰۳ ماخوذاً)

☆ میدانِ اُحد میں ایک کنواں تھا جو سیلاب کی وجہ سے بند ہو گیا تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسے دوبارہ جاری کروایا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۱۵، ص۲۴۱ ملتقطاً)

☆ دمشق کے تنگ بازاروں کو کشادہ فرمایا، مختلف شہروں میں خانقاہیں، پُل، مسافر خانے اور ہسپتال بنائے، مدینۂ منوّرہ کے گرد حفاظتی دیوار کی تعمیر مکمل کی۔(سیر اعلام النبلاء، ج۱۵، ص۲۴۱)

بارگاہِ نبوی سے نوید

منقول ہے کہ سلطان نورالدّین محمود زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی دمیاط (مصر) کے مقام پر کفّار سے برسرِپیکار تھے، آپ ۲۰ دن روزے سے رہے اور صرف پانی سے افطار کیا، جس کے سبب کافی کمزور ہوگئے، لیکن آپ کے رُعب کی وجہ سے کسی کو بھی آپ سے بات کرنے کی ہمّت نہ ہوئی، نماز پڑھانے کے لیے مقرّر امام صاحب حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خواب میں سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے یحییٰ! نورُالدّین کو دمیاط سے کفّار کی شکست کی خوشخبری سنادو۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ میری تصدیق کیسے کریں گے؟ فرمایا: اسے کہنا: یومِ حارم۔ صبح جب سلطان نورالدّین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی نماز سے فارغ ہونے کے بعد تشریف لائے تو امام یحییٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے انہیں مخاطب کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: آپ مجھے بتائیں گے یا میں آپ کو بتاؤں (یعنی سلطان نورالدّین زنگی کو زیارتِ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پہلے ہی سے علم تھا)، پھر سلطان نورالدّین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے سارا خواب بیان کردیا، امام یحییٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "یومِ حارم" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک بار میں کفّار کے ساتھ برسرِپیکار تھا کہ مجھے اسلامی لشکر کی شکست کا خوف ہوا، میں لشکر سے ہٹ کر ایک جگہ سجدہ ریز ہوگیا اوراپنا چہرہ خاک پر رکھ کر اللہ ربُّ العزّت کی بارگاہ میں عرض کی: اے مولا! محمود کون ہے؟ یہ دین تو تیرا دین ہے، یہ

لشکر تو تیرا لشکر ہے، آج تُو ان کے ساتھ وہی معاملہ فرما جو تیرے کرم کے لائق ہے، پس اللہ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔ (مرأۃ الزمان، ج۲۱، ص۲۱۵)

☆ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ۵۰ سے زائد شہر اور قلعے فتح کئے۔ (المنتظم، ج۱۸، ص۲۰۹)

اصلاحِ معاشرہ پر تاریخ ساز کارنامے

☆ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اپنے غلاموں کے ساتھ جو مثالی سلوک تھا اس کی مثال نہیں ملتی، جو غلام بالغ ہو جاتا تو اسے آزاد فرما دیتے اور اس کا نکاح کر دیتے۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۱۵، ص۲۴۲)

☆ عشر اور جزیہ کے علاوہ ہر طرح کے ٹیکس ختم فرمائے۔ (مرأۃ الزمان، ج۲۱، ص۲۰۴)

☆ شراب کی خرید و فروخت پر سختی سے پابندی لگائی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۱۵، ص۲۴۳)

☆ شراب پینے والوں پر حدِ شرعی جاری فرمائی۔ (مرأۃ الزمان، ج۲۱، ص۲۰۵)

عدل و انصاف

سلطان نورالدّین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی عاجزی اور کمالِ عدل و انصاف کا اندازہ اس حکایت سے لگائیے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا: میرے ساتھ قاضی کے پاس چلئے، میرا آپ پر کچھ مطالبہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کے ساتھ چل پڑے، جب قاضی کے پاس عدالت میں پہنچے اور فرمایا: میرے ساتھ ویسا ہی سلوک رکھو جو سب کے ساتھ رکھتے ہو، پھر قاضی نے مقدّمہ سنا تو سلطان نورالدّین زنگی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر کوئی حق ثابت نہ ہوا، لیکن انہوں نے پھر بھی اس شخص کی طلب کردہ چیز تحفۃً دے دی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۱۵، ص۲۴۳ مفہوماً)

کھلی کچہری

سلطان نورالدین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القَوِی کا عدل و انصاف اپنی مثال آپ ہے، عوامُ النّاس کو عدل وانصاف فراہم کرنے کے لئے سب سے پہلے دارالکشف کے نام سے کھلی کچہری کا قیام آپ ہی کا تاریخی کارنامہ ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس میں ہفتہ میں چار دن بیٹھتے اور قاضی کو بھی بٹھاتے، اس دوران عدالت کے دروازے پر کوئی محافظ یا چوبدار نہ ہوتا بلکہ ہر کسی کو انصاف لینے کی عام اجازت ہوتی۔ (مراٰۃ الزمان، ج۲۱، ص۲۰۷)

سلطان نورالدّین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القَوِی کی ساری زندگی دینِ اسلام و مسلمین کی خدمات کے عظیم تاریخ ساز کارناموں سے بھری ہوئی ہے جن میں سے چند کا مختصر ذکر یہاں کیا گیا، اسلام و مسلمین کا یہ عظیم خیر خواہ ۱۱ شوّال المکرّم بروز بدھ ۵۶۹ ہجری کو اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔ آپ کا مزار مدرسہ نوریہ (دمشق، شام) میں ہے جو دُعا کی قبولیت کا مقام ہے۔

(وفیات الاعیان، ج۴، ص۴۱۲)

(10)۔۔۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

حُجَّۃُ الاِسْلَام، امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۴۵۰ ھ بمطابق ۱۰۵۸ء کو طوس (صوبہ خراسان، ایران) میں ہوئی اور اس دنیا میں تاریخ ساز ۵۵ سال گزار کر ۵۰۵ھ بمطابق ۱۱۱۱ء میں وصال فرمایا۔ آپ کی شخصیت علمائے حقّہ میں بلند پایہ مقام رکھتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک عظیم مبلّغِ اسلام اور تاریخ ساز شخصیت تھے۔

حصولِ علمِ دین

آپ نے ابتدائی تعلیم طُوس (صوبہ خراسان، ایران) میں حاصل کی، اس کے بعد نیشاپور (ایران) کا قصد کیا جہاں امام الحرمین عبد الملک بن عبد اللہ جُوَینی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے اکتسابِ علم کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۱۴، ص۳۲۰)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پوری زندگی مختلف علوم حاصل کرنے، انہیں پھیلانے اور اُمّتِ مسلمہ کی اصلاح میں گزری۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی دینی خدمات پیش کرکے جن شعبہ جات میں اہم کردار ادا کیا ان میں سے چند کا مختصر تاریخ ساز جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

امام غزالی کے تاریخ ساز کارنامے

تدریس

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا دور فلسفہ اور عقلیت پسندی کا دور تھا۔ لوگ دین سے دُور ہوتے جارہے تھے۔ اس صورتِ حال میں دین و مذہب کی خدمت کے لئے آپ نے درس و تدریس کا انتخاب فرمایا اور لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے شاگردانِ رشید تیار فرمائے۔ شروع

میں بغداد (مدرسہ نظامیہ) اور نیشاپور میں تدریس فرمائی اور پھر اپنے علاقہ طُوس میں مدرسہ قائم فرمایا جس سے تادمِ آخر وابستہ رہے۔ کثیر طلبہ نے آپ سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کے مشہور شاگردوں میں سے قاضی ابونصر احمد بن عبداللہ، ابوالفتح احمد بن علی، ابومنصور محمد بن اسماعیل، امام ابوسعید محمد بن یحییٰ نیشاپوری وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج۱، ص۸ تا ۶۵ ملتقطاً)

تصانیف

دینی خدمت کیلئے آپ نے تدریس کے ساتھ جس طرف توجہ فرمائی وہ تصنیف ہے۔ آپ نے بہت تھوڑے عرصہ میں کثیر کُتُب عقائد، فقہ، اصولِ فقہ اور تصوف وغیرہ کے موضوعات پر تالیف فرمائیں۔ آپ کی تالیفات سے امت آج تک مستفیض ہو رہی ہے۔ بالخصوص علم تصوف اور علم الاخلاق پر آپ کی کتاب اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّین (جس کو اختصار کے پیشِ نظر احیاء العلوم کہا جاتا ہے۔) مشہور زمانہ ہے۔ اس کی تعریف ہر زمانے کے عُلَما کرتے آرہے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی اس کتاب کے مطالعہ کی بہت تاکید فرماتے ہیں۔ آپ کی سینکڑوں کتب میں سے اَلْمُنْقِذُ مِنَ الضَّلَال، کِیمیَائے سَعَادَت، اَرْبَعِین، اَلْاِقْتِصَادُ فِی الْاِعْتِقَاد، اَیُّھَا الْوَلَد، مِنْھَاجُ الْعَارِفِین، مِنْھَاجُ الْعَابِدِین وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

خانقاہ کا قیام

آپ نے جہاں تصنیف و تدریس کے ذریعے صاحبانِ علم افراد تیار فرمائے وہیں آپ نے لوگوں کی عملی تربیت اور تزکیۂ نفس (یعنی باطن کی صفائی) کا بھی اہتمام فرمایا۔ اس کیلئے آپ نے اپنے قائم کردہ مدرسے کے ساتھ ایک خانقاہ بھی قائم فرمائی جس میں ختم قرآن کا اہتمام ہوتا، ذکر و

اذکار کی محافل منعقِد کی جاتیں، وعظ و نصیحت کا سلسلہ ہوتا، جس سے لوگ اپنے باطن کی اصلاح کرتے اور فکرِ آخرت حاصل کرتے۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۱۴، ص۳۲۲ ملخصًا)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(11)۔۔۔غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضور غوثِ اعظم کی ولادتِ باسعادت یکم رمضان ۴۷۰ ہجری کو جیلان میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے دن ہی سے روزہ رکھا چنانچہ آپ سحری سے لے کر افطاری تک اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔(بهجة الاسرار، ص:۱۷۱،۱۷۲)

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ ہجری میں ۹۱ برس کی عمر میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پُر انوار آج بھی بغدادِ معلٰی میں مرجعِ خلائق ہے۔(الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ج۱، ص۱۷۸)

نام اور القاب کی کثرت کسی کے کثیرُ الصِّفات ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ حضور سیدی غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ان شخصیات میں شامل ہیں جن کی ہمہ جہت شخصیت کو کئی القابات دیئے گئے ہیں۔ غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، غوثِ اعظم، غوثُ الاِنسِ وَالْجَان ، مُحْیُ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ وَالْاِیمان جیسے عظیمُ الشّان القاب آپ ہی کی شخصیت کے لئے بولے جاتے ہیں۔ آپ کے القابات میں سے ایک مُحْیُ الدِّیْنِ بھی ہے جس کے معنٰی دین کو زندہ کرنے والا ، دین کو جِلا بخشنے والا، دین پھیلانے والا۔ یہ لقب اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے بڑی وسعت رکھتا ہے۔ غوثِ پاک نے دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج میں جو کردار ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے، آپ نے کئی طریقوں اور جہتوں سے احیاءِ دین میں تاریخ ساز کردار ادا کیا ہے، آیئے! ان میں سے بعض جہات سے متعلق جانتے ہیں:

کردار کے ذریعے احیاءِ دین

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ صِدق و سچّائی کے پیکر، انتہائی ستھرے کردار کے مالک اور غریب پَروَر شخصیت تھے۔ آپ نے اپنی عُمر کے کسی حِصّے میں بھی جُھوٹ کا سہارا نہ لیا، بچپن میں ڈاکو لُوٹنے آئے تو انہیں بھی سچ بتایا کہ میرے پاس چالیس دِینار ہیں۔ اور غریب پروری ایسی تھی کہ ایک مرتبہ ایک غریب بندے کے پاس کرائے کے پیسے نہ تھے تو مَلّاح نے اسے کشتی میں نہ بٹھایا، آپ کو معلوم ہوا تو اسے تیس دِینار بھیج کر فرمایا: آئندہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرنا۔(اخبار الاخیار، ص ۱۸)

افکار کے ذریعے احیاءِ دین

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات و افکار کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچاتے رہے، آپ کی مَجلس وَعظ و نصیحت کا خزینہ اور گمراہوں کے لئے ہدایت کا زِینہ تھی۔ آپ کی مَحافل میں زِندگی کے کثیر شُعبوں سے تَعلُّق رکھنے والے اَفراد شریک ہوتے، عُلَما و فُقَہا سب جمع ہوتے، آپ کی مجْلسِ وَعظ کا یہ عالَم تھا کہ بیک وَقْت چار چار سو اَفْراد قلم و دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ کے ملفوظات تحریر کرتے جبکہ ۴۰ سال مخلوقِ خُدا میں وَعظ و نصیحت کے مشکبار پُھول لُٹائے۔(اخبار الاخیار، ص ۹ تا ۱۲)

کرامات کے ذریعے احیاءِ دین

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامات حَدِّ تواتُر تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس پر عُلَمَا کا اِتّفاق ہے کہ جتنی کرامات آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے ظاہر ہوئیں ہیں آپ کے علاوہ کسی بھی صاحِبِ وِلَایَت سے ظُہُور میں نہیں آئیں۔(نزہۃ الخاطر الفاتر، ص ۲۳)

بیانات کے ذریعے احیاءِ دین

آپ نے وعظ و تبلیغ کے ذریعے دِینِ اسلام کے لئے بے شمار خدمات سرانجام دِیں، آپ کا کوئی بیان ایسا نہیں جس میں لوگ اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور چور، ڈاکو، فاسق، فاجر آپ کے ہاتھ پر توبہ نہ کرتے ہوں۔(قلائدالجواہر، ص۱۸)

آپ ہفتے میں ۳ دن بیان کرتے، جس میں بے شمار لوگ اور عُلَما و صُلَحا حضرات تشریف لاتے، آپ کے وعظ اور نصیحت کو سننے کے لئے آنے والوں کی تعداد کے بارے میں منقول ہے کہ بِالعموم ستّر ہزار سے زائد لوگ آپ کے بیان میں شریک ہوا کرتے تھے، جن میں عراق کے عُلَما و فُقَہا، مشائخ اور صُوفیائے کرام بھی ہوتے تھے۔(قلائدالجواہر، ص۱۸ ملخصاً)

تدریس کے ذریعے احیاءِ دین

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ۱۳ علوم پڑھایا کرتے تھے، آپ کے مدرسہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور علمُ الکلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔(بہجۃ الاسرار، ص۲۲۵ ملخصاً)

تصانیف کے ذریعے احیاءِ دین

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دینِ اسلام کی خدمت اور امتِ مُسلمہ کی راہنمائی کے لئے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، علامہ علاؤالدین بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے رسالہ تذکرۂ قادریہ میں غوثِ اعظم کی ۷ کتابوں کے نام تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ معتبر روایات سے معلوم ہوا کہ آپ کی تصنیف کردہ کُتب کی تعداد ۶۹ ہے۔(سیرتِ غوث اعظم، ص۶۱ ملتقطاً)

فتویٰ نویسی کے ذریعے احیاءِ دین

فتویٰ نویسی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلما، فقہا اور مفتیانِ کرام بھی آپ کے لَاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے۔ اِنتہائی مشکل مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے کئی سالوں تک درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں دین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

اللہ کریم، غوثِ اعظم کے صدقے ہمیں بھی دینِ اسلام کی خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(12)۔۔۔خواجہ غریبِ نواز رحمۃ اللہ علیہ

سَرزمینِ ہند میں جہاں عرصہ دراز سے کفر و شرک کا دَوْر دَوْرَہ تھا، اور ظُلم و جَوْر کی فَضا قائم تھی اور لوگ اَخلاق و کِردار کی پستی کا شِکار تھے۔ اِس خطّے کے لوگوں کو نورِ ہدایت سے روشناس کروانے، ظُلم و سِتَم سے نجات دلانے اور لوگوں کے عقائد واَعمال کی اِصلاح کرنے والے بُزرگانِ دین میں حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین سیّد حَسَن چشتی اَجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا اِسمِ گرامی بہت نُمایاں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت ۵۳۷ھ بمطابق ۱۱۴۲ء کو سِجِسْتان یا سِیْسْتان کے علاقے سَنْجَر میں ایک پاکیزہ اور علمی گھرانے میں ہوئی۔ (اقتباس الانوار، ص۳۴۵، ملخصًا)

آپ کا اسمِ گرامی حسن ہے اور آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن سیّد ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدِّین، غریب نواز، سلطانُ الہِنْد اور عطائے رسول شامل ہیں۔

(معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۸ ملخصًا)

حُصُولِ عِلْم کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شام، بغداد اور کِرمان وغیرہ کا سفر بھی اِختیار فرمایا نیز کثیر بزرگانِ دین سے اِکْتِسابِ فیض کیا جن میں آپ کے پیر و مُرشِد حضرت خواجہ عثمان ہارْوَنی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیّد عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کے اَسماء قابلِ ذِکْر ہیں۔ زیارتِ حَرَمَیْن کے دوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کو ہند کی وِلایت عطا ہوئی اور وہاں دین کی خدمت بجالانے کا حکم ملا۔ (سیر الاقطاب، ص۱۴۲، ملخصًا)

خواجہ غریب نواز کے تاریخ ساز کارنامے

☆...چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرزمینِ ہند تشریف لائے اور اَجمیر شریف (راجستھان) کو اپنا مُستَقِل مسکن بناتے ہوئے دینِ اسلام کی تَروِیج واِشاعَت کا آغاز فرمایا۔

☆...خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات میں سب سے اَہَم کارنامہ یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کِردار اور گُفتار سے اس خِطّے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگ آپ کی نگاہِ فیض سے متاثّر ہو کر کفر کی اندھیریوں سے نکل کر اسلام کے نور میں داخل ہو گئے، یہاں تک کہ جادو گر سادھو رام، سادھو اَجے پال اور حاکم سبز وار جیسے ظالم وسَرکَش بھی آپ کے حلقۂ اِرادت (یعنی مریدوں) میں شامل ہو گئے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۵۶ ملخصًا)

☆...ہند میں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آمد ایک زبردست اسلامی، روحانی اور سماجی تاریخ ساز اِنقلاب کا پَیش خَیمَہ ثابت ہوئی۔ خواجہ غریب نواز ہی کے طُفیل ہند میں سِلسِلۂ چِشتیہ کا آغاز ہوا۔ (تاریخ مشائخ چشت، ص۱۳۶)

☆...آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِصلاح و تبلیغ کے ذریعے تَلَامِذہ و خُلَفَا کی ایسی جماعت تیار کی جس نے بَرِّ عظیم (یعنی پاک وہند) کے کونے کونے میں خدمتِ دین کا عظیم فَرِیْضہ سَر اَنجام دیا۔ دِہلی میں آپ کے خلیفہ حضرت شیخ قُطبُ الدِّین بَختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَاقِی نے اور ناگور میں قاضی حمیدُ الدِّین ناگوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے خدمتِ دین کے فرائض سَر اَنجام دیئے۔
(تاریخ مشائخ چشت، ص۱۳۹ تا۱۴۲ ملخصًا)

☆...خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اس مِشَن کو عُرُوج تک پہنچانے میں آپ کے خُلَفَا کے خُلَفَا نے بھی بھرپور حصّہ ملایا، حضرت بابا فرید گَنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پاکپتن

کو، شیخ جمالُ الدّین ہانْسوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ہانْسی کو اور شیخ نِظامُ الدّین اَوْلِیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دِہلی کو مرکز بنا کر اِصلاح و تبلیغ کی خدمت سَرانْجام دی۔ (تاریخ مشائخ چشت، ص۱۴۷ تا ۱۵۲ ملخصًا)

☆... خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تحریر و تصنیف کے ذریعے بھی اِشاعتِ دین اور مخلوقِ خدا کی اِصلاح کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ کی تصانیف میں اَنِیْسُ الاَرْوَاح، کَشْفُ الاَسْرَار، گَنْجُ الاَسْرَار اور دیوانِ مُعِیْن کا تذکرہ ملتا ہے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۰۳ ملخصًا)

☆... خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تقریباً ۴۵ سال سرزمینِ ہند پر دینِ اِسلام کی خدمت سَرانْجام دی اور ہِند کے ظُلْمت کدے میں اسلام کا اُجالا پھیلایا۔ آپ کا وِصال ۶ رجب ۶۲۷ھ کو اَجمیر شریف (راجستھان، ہند) میں ہوا اور یہیں مزار شریف بنا۔ آج برِّ عظیم پاک و ہِند میں ایمان واسلام کی جو بہار نظر آرہی ہے اِس میں حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سعی بے مثال کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔

(13)۔۔۔عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

برِّ عظیم پاک و ہند میں علمِ حدیث کی ترویج و اِشاعت کرنے والے عظیم محدّث، مُحقِّق عَلَی الِاطلاق حضرتِ سیّدنا شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت محرم الحرام ۹۵۸ھ بمطابق ۱۵۵۱ء کو ہند کے شہر "دہلی" میں ہوئی۔

حصولِ علمِ دین

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی شیخ سیفُ الدین دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے حاصل کی۔ صرف بارہ، تیرہ سال کی عمر میں شرح شمسیہ اور شرح عقائد جبکہ پندرہ، سولہ برس کی عمر میں مختصر اور مطوّل جیسی مشکل کُتُب پڑھ لیں۔ (اشعۃ اللمعات، مترجم، ج۱، ص۷۱)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دن رات حصولِ علم میں مشغول رہتے تھے، حصولِ علم کا جذبہ اس قدر تھا کہ خود لکھتے ہیں: "بچپن سے ہی مجھے نہیں معلوم کہ کھیل کُود کیا ہوتا ہے؟ آسائش کے کیا معنٰی ہیں؟ میں نہیں جانتا کہ سیر کیسے ہوتی ہے؟" (اشعۃ اللمعات، مترجم، ج۱، ص۷۲ ملخصًا)

سلسلۂ بیعت

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سب سے پہلے اپنے والد شیخ سیف الدین قادری سے بیعت کی اور ان کے حکم سے حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید گیلانی قادری (مدینۃ الاولیاء ملتان، پنجاب) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مستفیض ہوئے۔ پھر مکّہ معظّمہ میں حضرت شیخ عبدالوہاب متّقی مہاجر مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اِرشاد و سُلوک کی منزلیں طے کیں اور شیخ نے انہیں چاروں سلسلوں چشتیہ، قادِریہ، شاذلیہ اور مدنیہ کی اجازت عطا فرمائی۔ (نور نور چہرے، ۱۱۳ وغیرہ)

دینی خدمات

حضرتِ شیخِ محقّق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی زندگی دینِ اسلام کے تحفظ اور اس کا پیغام عام کرنے میں صَرف کر دی۔ اپنی ۹۴ سالہ زندگی کا بیش تَر حصّہ کُتُب و رسائل کی تصنیف و تالیف میں بسر فرمایا۔ (ماخوذ از نور نور چہرے، ص۱۱۶، ۱۱۴)

علمِ حدیث و اصولِ حدیث میں تقریباً ۱۳ کتابیں اور شرحیں لکھیں۔ جن میں سے مِشکوٰۃُ الْمصابیح کی ۱۰ جلدوں پر عربی شرح لَمْعَاتُ التَّنْقِیْح اور ۴ جلدوں پر مشتمل فارسی شرح اپنی مثال آپ ہے، آپ نے اَشِعَّةُ اللَّمْعَات ۱۰۱۹ھ تا ۱۰۲۵ھ کے درمیان تقریباً چھ سال کی محنت شاقّہ کے بعد مکمل تحریر فرمائی۔

آپ کی کتب میں حدیث، اُصولِ حدیث کے علاوہ عقائدِ اہلِ سنّت کا بیان بھی ہے۔ اَشِعَّةُ اللَّمْعَات میں ایک حدیثِ پاک کے اس حصّے "فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ" کی شرح میں عقیدۂ اہلِ سنّت کا اس طرح بیان فرمایا: حضور سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہو گیا جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے، اس سے یہ مراد ہے کہ تمام جزئی و کلی علوم حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حاصل ہو گئے اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب کا اِحاطہ فرما لیا۔ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: تو اس سے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عالَم اور عالَم کے تمام حقائق کو جان لیا۔ (اشعۃ اللمعات، مترجم، ج۱، ص۳۳۳)

مشہور تصانیف

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تصانیف کثیر ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:(۱) لَمُعَاتُ التَّنْقِیْحِ فِیْ شَرْحِ مِشْکَاۃِ الْمَصَابِیْح (۲) اَشِعَّۃُ اللَّمُعَات فِیْ شَرْحِ الْمِشْکَاۃ (۳) جَذْبُ الْقُلُوْب اِلٰی دِیَارِ الْمَحْبُوْب (۴) زُبْدَۃُ الْآثَارِ فِیْ اَخْبَارِ قُطبِ الْاَخْیار (۵) مِفْتَاحُ الْفُتُوْح لِفَتْحِ اَبْوَابِ النُّصُوْص (۶) شَرْحُ الشَّمْسِیّۃ (۷) مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ وغیرہ۔

وفات

علم و تحقیق اور رُشد و ہدایت کا یہ آفتاب ۹۴ سال کی عمر میں غروب ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ۲ ربیع الاوّل ۱۰۵۲ھ کو ہند کے شہر "دہلی" میں وفات فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تدفین آپ کی وصیت کے مطابق "حوضِ شمسی" کے قریب (نزد باغ مہدیاں بالمقابل قلعہ کہنہ (الھند) میں) کی گئی۔ (اشعۃ اللمعات، مترجم، ج ۱، ص ۹۴،۹۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(14)۔۔۔اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

سَر زمینِ ہِند سے بِدعات وخرافات اور دشمنِ اسلام قوتوں کو پسپا کر کے دینِ اسلام کو ترو تازگی دینے والوں میں سلطان مُحیُّ الدین ابو المظفر محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام بھی نمایاں ہے۔سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۱۵ ذوالقعدۃ ۱۰۲۷ ہجری مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۶۱۸ء صوبہ گجرات کے شہر داہود (Dahod) ہند میں پیدا ہوئے۔

(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۲۰، ص۶۳)

آپ نے حضرت مجدِّد اَلف ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم سَرہندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف پایا۔ (مجدّدِ دینِ اسلام، نمبر، ص۳۳۵)

آپ عالم وفاضل، عابد وزاہد اور مجدّدِ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہادر، بُردبار اور خوفِ خدا رکھنے والے بادشاہ بھی تھے، ہند، افغانستان اور تبّت پر آپ کی حکومت تھی، پچاس سال ایک ماہ پندرہ دن تک منصبِ اقتدار پر فائز رہنے کے بعد ۸ ذوالقعدۃ ۱۱۱۸ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۷۰۷ء میں انتقال فرمایا۔ مزار خُلد آباد (ضلع اورنگ آباد، مہاراشٹر) ہند میں ہے۔

(مجدّدِ دینِ اسلام، نمبر ص ۳۴۲)

اورنگ زیب عالمگیر کے تاریخ ساز کارنامے

☆...آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب بادشاہت کی مسند پر فائز ہوئے تو ہند میں اخلاقی اور معاشرتی حالت بہت خراب تھی، تَوَہُّم پرستی، اِلْحاد (یعنی بے دینی)، جوا، ناجائز ٹیکس، بھنگ کی کاشت، شراب نوشی وبدکاری عام تھی۔ (مجدّدِ دینِ اسلام نمبر، ص۳۴۰) آپ نے ان برائیوں کا خاتمہ کیا۔

☆...گانوں اور بُرائیوں کے پروگرام بند کروائے۔

☆... مغل دربار میں دھوم دھام سے منائے جانے والے جشنِ نَوروز پر پابندی لگائی۔

☆... حرام وناجائز کاموں سے روکنے کے لئے باقاعدہ "محتسبِ شَرْعی" کا عُہدہ قائم کیاجس کے تحت لوگوں کو دین کے فرائض ادا کرنے کی تلقین کی جاتی اور معاشرتی بُرائیوں شراب اور جوئے وغیرہ سے روکا جاتا۔

☆...بادشاہ جہانگیر کے دورِ حکومت میں اسلام دُشمن لوگوں نے جن مساجد پر قبضہ کرکے گھر یا اپنے عبادت خانے بنالئے تھے آپ نے قبضہ چھڑوا کر دوبارہ مسجدوں کو آباد کیا۔ (مجدّدِ دینِ اسلام نمبر، ص۳۳۷)

☆...اپنے دورِ حکومت میں شمسی کلینڈر (Calendar) کے بجائے قمری کلینڈر یعنی سنِ ہجری کو رواج دیا۔(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۲۰، ص۸۲)

☆... علمِ دین کی ترویج و اشاعت میں بھی خوب کردار ادا کیا۔ نسلِ نو (یعنی نئی نسل) کو بے راہ روی سے بچانے اور علمِ دین سے آگاہی کے لئے چھوٹے شہروں، قصبوں اور بستیوں میں سرکاری خرچ پر مدارس قائم کئے،ان مدارس کے طلبہ کے لئے وظائف اور اساتذہ کے مشاہرے سرکاری خرچ سے جاری فرمائے نیز دیگر مدارس کے علمائے کرام کے لئے بھی بڑے فنڈ جاری فرمائے۔(ماخوذ از مجدّدِ دینِ اسلام نمبر، ص۳۴۱)

☆... آپ کے عہدِ سلطنت کا سب سے بڑا علمی کارنامہ فقہِ حنفی کے فتاویٰ کا عظیم مجموعہ "فتاویٰ عالمگیری" کی تدوین ہے۔ اس کی تدوین کا بنیادی مقصد عالَمِ اسلام میں اسلامی احکامات کی ترویج واِشاعت تھا۔ اس کام کے لئے آپ نے ہندوستان کے مشہور و معروف بڑے

بڑے علما و فقہا کو جمع کیا، ان کے وظیفے مقرر فرمائے اور انہیں یہ ذِمّہ داری سونپی جنہوں نے کم و بیش آٹھ سال کی طویل محنت کے بعد یہ عظیم مجموعہ تیار کیا۔(ماخوذ از مجدّدِ دینِ اسلام نمبر، ص ۳۴۱)

(15)۔۔۔عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ

زُبدۃ الاولیاء، سَر خیلِ اَصفیاء، عارف بِاللہ، مَنْبَعِ علم و حکمت، علّامۃ الدہر، سلطانُ الفُضَلاء، صاحبِ علم و عمل، جامعُ المعقول والمنقول، ماہرُ الفروع والاصول حضرت علّامہ ابو عبدالرحمٰن عبدالعزیز پرہاروی چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت باسعادت ۱۲۰۶ھ کو بستی پر ہاراں، مضافات کوٹ اَدُّو (مظفر گڑھ پاکستان) میں ہوئی۔(احوال و آثار علامہ عبدالعزیز پرہاروی، ص۲۵ ملخصًا)

ابتدائی تعلیم

قرآن مجید والدِ ماجد سے حفظ کیا پھر مدینۃ الاولیاء ملتان(پنجاب پاکستان) تشریف لائے، وہاں حضرت خواجہ محمد جمال چشتی ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے علوم و فنون حاصل کئے۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص۲۳۰)

ذہانت

علّامہ عبدالعزیز پرہاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی بچپن میں اِتنے ذہین نہیں تھے لیکن استاذِ محترم حافظ محمد جمال ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی نظرِ کرم سے آپ کو ایسی ذہانت عطا ہوئی کہ جو کتاب ایک بار پڑھ لیتے وہ نہ بُھولتے، مشکل سے مشکل کتاب کے معانی و مطالب بآسانی بیان فرمادیتے۔ (احوال و آثار علامہ عبدالعزیز پرہاروی، ص۲۷ ملخصًا)

علمِ لَدُنّی

ذاتِ باری تعالیٰ کا آپ پر خصوصی کرم تھا جس کی ایک نظیر (یعنی مثال) یہ ہے کہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السَّلام ایک رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس تشریف لائے، اپنا

دستِ مبارک آپ کے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی برکت سے آپ کا سینہ علم و فضل اور روحانیت کا سمندر بن گیا۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص۲۳۰ ملخصاً)

علوم وفنون میں مہارت

حضرت علامہ عبد العزیز پرہاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بہت سے علوم جو مُردہ ہو چکے تھے انہیں زندہ فرمایا اور ان میں مزید اضافہ بھی فرمایا۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا علم، علمِ لَدُنّی تھا اس لئے آپ اپنے ہم عصر علما سے ممتاز تھے۔ (احوال و آثار علامہ عبد العزیز پرہاروی، ص۳۲ ملخصاً)

۲۷۳ علوم پر کامل دسترس

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "ہم عقل و ذکاء پر فخر نہیں کرتے بلکہ اس ذات کی حمد و ثناء کرتے ہیں جس نے ہمیں اِلہام کے اوّلین و آخرین علوم عطا فرمائے اور مُعاصرین میں سے ہمیں اس کے لئے منتخب فرمایا" چنانچہ آپ کو قرآن واُصولِ قرآن کے ۸۰، فقہ و حدیث کے ۹۰، علم وادب کے ۲۰، حکمت و طبیعات کے ۴۰، ریاضی کے ۳۰، الٰہیات کے ۱۰، اور حکمتِ عملیہ کے ۳ علوم پر مہارتِ تامّہ حاصل تھی۔ (احوال و آثار علامہ عبد العزیز پرہاروی، ص۳۲ ملخصاً)

تصنیف و تالیف

علّامہ پرہاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے مختلف علوم و فنون پر کثیر کتب تحریر فرمائیں، جن میں درسِ نظامی میں رائج علم الکلام کی مشہور کتاب "شرح عقائدِ نسفیہ" کی بہترین اور ضخیم عربی شرح بنام "اَلنِّبْرَاس" آپ کی وجہِ شہرت بنی۔ اس کے علاوہ دیگر ۱۰ کتب کے نام درج ذیل ہیں: (۱) اَلصِّمْصَام فِی اُصُوْلِ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن (عربی) (۲) اَلنَّاهِیَه (۳) اَلسَّلْسَبِیْل فِی تَفْسِیْرِ

التَّنْزِیْل (۴)ایمانِ کامل(فارسی) (۵)مُشْكِ عَنْبَر (عربی، طب) (۶)کَوْثَرُ النَّبِی فِی اُصُوْلِ الْحَدِیْث (عربی) (۷)شرح حصن حصین (۸)فَنُّ الْاَلْوَاح (۹)الاکسیر (طب) (۱۰)حیاتُ النبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (ایضاً، ص۴۴ تا ۶۰ ماخوذاً)

وصال ومدفن

علم اور فضل و کمال کا یہ آفتاب تقریباً۳۳ سال کی عمر میں۱۲۳۹ھ کو بستی پرہاراں (پنجاب، پاکستان) میں غروب ہو گیا، آپ کا مزارِ پُرانوار وہیں پر منبعِ انوار ہے۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص۲۳۱ ملخصاً)

آپ کا عرس ۸،۹ ذوالحجۃ الحرام کو ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(16)۔۔۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

ابتدائے اسلام سے آج تک ہر صدی کے آخر میں بڑے بڑے فتنے ظاہر ہوئے جن پر قابو پانے کے لئے اللہ پاک نے غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل اپنے مخصوص بندوں کو بھیجا جنہوں نے دینِ اسلام کی تعلیمات کو نئے سِرے سے تر و تازہ کرکے مسلمانوں تک پہنچایا۔ صدی کے آخر میں تشریف لاکر دینِ اسلام کو باطل کی آمیزش سے پاک کرنے والی مخصوص صِفات کی حامل ان شخصیات کو مُجَدِّد کہا جاتا ہے۔ اس عظیم خدمت کیلئے ۱۴ویں صدی ہجری میں اللہ پاک نے ہندوستان کے شہر بریلی سے ایک عظیم عاشقِ رسول کو منتخب فرمایا جنہیں دنیا امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔

مُجَدِّد کی تعیین کیسے ہوتی ہے؟

امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی بزرگ کے مُجَدِّد ہونے کا فیصلہ ان کے ہم زمانہ عُلما کے بیان سے ہوتا ہے جو ان بزرگ کی دینی خدمات اور ان کے علم سے لوگوں کو پہنچنے والا فائدہ دیکھ کر اپنے غالب گمان کے مطابق انہیں مُجَدِّد قرار دیتے ہیں۔

(اَلتَّنْبِئَۃُ، ص۶۲)

مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: کسی (مخصوص فرد) کے مُجَدِّد ہونے پر اب کوئی دلیلِ مَنصُوص (یعنی قرآن و حدیث کی دلیل) نہیں ہوسکتی، وحی کا سلسلہ مُنْقَطِع ہے۔ اب یہی دلیل ہے کہ اس عَہْد کے علما، عوام، خَواص جسے مُجَدِّد کہیں وہ مُجَدِّد ہے۔

(فتاویٰ شارحِ بخاری، ۳/۳۵۰)

امامِ اہلِ سنّت کے مُجَدِّد ہونے کا اعلان

سب سے پہلے ۱۳۱۸ھ میں پٹنہ شہر میں منعقدہ ایک عظیم اجلاس جس میں اس وقت کے تمام اکابرِ اہلِ سنّت موجود تھے، اس میں حضرت علامہ قاضی عبدالوحید صاحب رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے امامِ اہلِ سنّت کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا جس کا ایک مِصرع یہ ہے: مُجَدِّدُ عَصْرِہٖ اَلْفَرْدُ الْفَرِیْد یعنی یہ اپنے زمانے کے مُجَدِّد اور یکتا و یگانہ ہیں۔ اسی اجلاس میں خانقاہِ قادریہ بدایوں شریف کے سجّادہ نشین مُطیعُ الرّسول مولانا شاہ عَبْدُ الْمُقْتَدِر صاحب قادری رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے امامِ اہلِ سنّت کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا: جناب عالمِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ مائۃ حاضرۃ (موجودہ صدی کے مُجَدِّد) مولانا احمد رضا خان صاحب۔

ان دونوں بزرگوں کے یہ ارشادات سُن کر تمام علمانے قبول فرمایا، کسی نے رد و انکار نہیں فرمایا۔ یہ حقیقت میں ہندوستان کے علمائے اہلِ سنّت کا اس پر اجماع ہے کہ ۱۴ویں صدی کے مُجَدِّد اعلیٰ حضرت ہیں۔ (فتاویٰ شارح بخاری، ۳/ ۳۵۷ ملخصاً)

سورج سے زیادہ روشن

مَلِکُ الْعُلَماء، خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات سورج سے زیادہ روشن ہے کہ امامِ اہلِ سنّت کے زمانے کے علما و مشہور شخصیات نے آپ کے عُلوم سے لوگوں کو پہنچنے والا فائدہ دیکھ کر آپ کو مُجَدِّد مانا۔ اگر ان تمام حضرات کے صرف نام ہی لکھے جائیں جنھوں نے آپ کو مُجَدِّد مانا تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/ ۱۵۱ تسہیلاً)

مُحیِ سنّت اور مُجَدِّد اس صدی کے آپ ہیں
اے اِمامِ مفتیاں احمد رضا خاں قادری

مُجَدِّد کی ۵ علامات اور امامِ اہلِ سنّت کی ذات

اے عاشقانِ رضا! مُجَدِّد کی علامات کی روشنی میں امامِ اہلِ سنّت کی صفات اور تجدیدی و تاریخ ساز کارنامے تفصیلاً بیان کرنے کے لئے سینکڑوں صفحات درکار ہیں۔ شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ایک تحریر کی روشنی میں اختصار کے ساتھ امامِ اہلِ سنّت کی ذات میں پائی جانے والی مُجَدِّد کی ۵ علامات ملاحظہ فرمایئے:

پہلی علامت: مُجَدِّد وہ ہوگا جو ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے ابتدائی حصہ میں موجود ہو۔

امامِ اہلِ سنّت کی ولادت ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ بروز پیر جبکہ وصال ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ جمعۃُ المبارک کے دن ہوا۔ اس طرح آپ نے ۱۳ویں صدی ہجری کے ۲۸ سال ۲ مہینے ۲۰ دن جبکہ ۱۴ویں صدی کے ۳۹ سال ایک مہینہ ۲۵ دن پائے۔

دوسری علامت: مُجَدِّد اپنے علم و فضل، وَرَع و تقویٰ، اِسْتِقامت فِی الدِّین، تحریر اور تقریر میں ایسا یکتا ہو کہ عوام و خواص سب اپنی دینی ضرورتوں میں اس کی طرف رجوع کرتے ہوں اور سب اس کی باتوں کو تسلیم کرتے ہوں۔

اعلیٰ حضرت نے ۸ سال کی عمر میں وِراثت (Inheritance) کا ایک صحیح مسئلہ تحریر فرمایا۔ ۱۰ سال کی عمر میں "ھِدَایَۃُ النَّحْو" کی عربی شرح لکھی۔ شعبان ۱۲۸۶ھ میں اس وقت کے دینی نِصاب میں مُروَّجہ تمام عُلومِ دَرسیہ سے فراغت کے بعد ۱۳ سال ۱۰ مہینے ۴ دن کی عمر میں والدِ ماجد نے آپ کو فتویٰ لکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔

۱۳اویں صدی کے اختتام تک آپ اَلسَّعْیُ الْمَشْکُور، ضَوْءُ النِّھَایَۃ، اِعْتِقَادُ الْاَحْبَاب، اَنْفَسُ الْفِکَر، مَطْلَعُ الْقَمَرَیْن اور اِقَامَۃُ الْقِیامَۃ سمیت کئی اہم اور تحقیقی رسائل سمیت ہزاروں سوالات کے جوابات لکھ چکے تھے۔

۱۲۹۵ھ میں جب آپ کی عمر کا ۲۳واں سال جاری تھا، پہلے سفرِ حج کے لئے حَرَمینِ طیبین حاضر ہوئے تو شیخ حسین بن صالح رحمۃُ اللہِ علیہ کی درخواست پر ان کے رسالے اَلْجَوھَرَۃُ الْمَضِیَّۃُ کی عربی شرح اَلنَّیِّرَۃُ الوَضِیَّۃُ صرف ۲ دن میں تحریر فرمائی جسے پڑھ کر عُلمائے کرام حیرت زدہ ہوگئے اور آپ کے انوارِ علم کا اعتراف کیا۔

الغرض ۱۳اویں صدی کے آخر تک آپ کے علم و فضل کی شہرت سرزمینِ ہند سے لے کر ارضِ حجاز تک پہنچ چکی تھی۔ عوام تو عوام، مشہور علمائے کرام بھی اہم معاملات اور مذہبی مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرنے لگے تھے۔

تیسری علامت: دینی عُلوم و فنون اور جو علوم و فنون دینی علوم و فنون کے لئے ذریعہ ہیں، سب کا جامِع، ماہر اور سب کی تنقید و تصویب کا مَلَکۂ تَامَّہ (یعنی مکمل صلاحیت) رکھتا ہو۔

اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا جو بھی مطالعہ کرے گا اس پر واضح ہو جائے گا کہ آپ تمام عُلوم و فُنُون میں، خواہ دینی ہوں یا دنیوی، سب میں مہارت رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً ۵۱ یا ۵۲ عُلوم و فُنُون میں آپ نے تقریباً ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں اور ہر تصنیف اپنی جگہ بے مثال و لاجواب ہے۔

صرف فتاویٰ رضویہ کو لے لیجئے۔ جدید ترتیب اور تخریج کے بعد اس کی ۳۰ ضخیم جلدیں ہیں۔ کہنے کو تو یہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے مگر حقیقت میں علمِ قرآن، تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث، اصولِ

حدیث، اسمائے رِجال، لُغَت، علمِ بیان، مَعانی، بَدیع، فقہ، اصولِ فقہ، رَسمُ المفتی، صَرف، نَحو، علمِ کلام ، سِیَر ، تاریخ، تَصَوُّف، حساب، ھَیْئَت ، علمِ تَوقیت، جغرافیہ ، ھَیْئَتِ قدیم، ھَیْئَتِ جدید، اَخلاق، تجوید، قرأت، علمِ فرائض وغیرہ علوم کا خزانہ ہے۔ جس کا جی چاہے مطالعہ کرکے اطمینان کرلے۔ پھر ایسی باریک بحثیں فرمائیں اور عقل کو حیران کر دینے والے ایسے ایمان افروز نکات بیان فرمائے کہ بڑے بڑے علما حیران ہیں۔ الغرض مجدّدِ دین وملّت امام احمد رضاخان رحمۃُ اللہِ علیہ تمام علوم و فنون میں یکتائے روزگار، ماہر فائق تھے، خواہ وہ دینی عُلوم ہوں یا دنیوی۔

چوتھی علامت: سنّت کی حمایت و نُصرت اور بدعت کا اِستیصال اور اس کی بیخ کنی (یعنی جڑ سے اُکھاڑنے) میں مصروف ہو۔

۱۴ویں صدی کے تمام عُلما کے کارناموں اور امامِ اہلِ سنّت کے جو کارنامے اب تک منظرِ عام پر آسکے ہیں ان کا موازنہ (Comparison) کیجئے تو ظاہر ہو جائے گا کہ تنہا اعلیٰ حضرت کے کارنامے پوری صدی کے تمام عُلما کے کارناموں پر بھاری ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ اور رسائل کا مطالعہ کریں تو ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ایک نہیں سینکڑوں سنّتوں کو زندہ فرمایا، اس کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ان سب کو ذکر کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔

سنّت زندہ کرنے کے لئے بدعت کو ختم کرنا ضروری ہے اور بدعت کی ۲ قسمیں ہیں: اعتقادی اور عملی۔ امامِ اہلِ سنّت نے اعتقادی بدعتوں اور غیر اسلامی عقیدوں کے خلاف تقریباً ۵۰۰ کتابیں لکھیں اور جزئی طور پر ہزاروں فتاویٰ لکھے جو چھپے ہوئے موجود ہیں۔ عملی بدعات میں سے آپ نے سجدۂ تعظیمی، عورتوں کی اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری، داڑھی منڈانا یا کترنا،

اسلامی وضع چھوڑ کر انگریزوں کی وضع اختیار کرنا وغیرہ سینکڑوں بدعات کی تردید فرمائی اور اپنے روحانی تَصَرُّف سے کروڑوں بندگانِ خدا کو سنّت کا پابند بنا کر بدعتوں سے دور فرمادیا۔

پانچویں علامت: حفاظتِ دین کی ہر ممکن تدبیر اختیار کرے، اسلام دشمن اَفکار اور تحریکات کے خلاف مصروف رہے۔

دین کی حفاظت کرنے، برائیوں کو ختم کرنے کے لئے امامِ اہلِ سنّت نے اپنے خرچ سے کتابیں چھپوائیں، پریس لگایا اور مدارس قائم کئے تاکہ اس مشن کو چلانے والے عُلما تیار ہوں۔ خود درس دے کر باصلاحیت، دین دار مُخْلِص علما تیار کئے، بڑے بڑے اجلاس کئے، عُلما سے گمراہیت کے خلاف تقریریں کروائیں، خود تقریریں کیں اور مختلف تنظیمیں قائم فرمائیں۔ آپ کی قائم کردہ جماعتِ رضائے مصطفٰی نے اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ جب مسلمانوں کو مُرتد بنانے کے لئے باقاعدہ تحریک چلائی گئی تو اس تنظیم نے کروڑوں مسلمانوں کو مُرتد ہونے سے بچایا اور لاکھوں غیر مسلموں کو مسلمان کیا۔

خلاصہ یہ کہ علمائے کرام نے مُجَدِّد کی جو نشانیاں لکھی ہیں وہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ میں مکمل طور پر موجود ہیں جس کی بنا پر عُلمائے عرب و عجم، حِلّ و حَرَم نے آپ کو ۱۴ویں صدی کا مُجَدِّد قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ شارحِ بخاری، ۳/ ۳۵۲ ملخصاً)

زور باطل کا، ضَلالت کا تھا جس دم ہند میں
تُو مُجَدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

علمائے عرب کا امامِ اہلِ سنّت کو مُجَدِّد قرار دینا

صرف غیر منقسم ہندوستان ہی نہیں بلکہ مکۂ مکرّمہ، مدینۂ منوّرہ، شام، مصر اور یمن وغیرہ کئی ممالک کے اکابر علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور شُیُوخُ الحدیث نے امامِ اہلِ سنّت کی علمی و دینی خدمات کا اعتراف کیا اور آپ کو مُجَدِّد قرار دیا۔ تفصیل جاننے کے لئے حُسَّامُ الْحَرَمَین اور اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ وغیرہ امامِ اہلِ سنّت کی کتابوں پر عرب دنیا کے عُلمائے کرام کی تَقرِیظات کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں نمونے کے طور پر صرف ایک عرب عالمِ دین، مکۂ مکرّمہ میں مسجدُ الحرام شریف کی کتابوں کے محافظ (Librarian) حضرت علامہ مولانا سید اسماعیل خلیل رحمۃُ اللہِ علیہ کے تاثرات ملاحظہ فرمایئے۔ حُسَّامُ الْحَرَمَین پر اپنی تَقرِیظ میں لکھتے ہیں: اَقُوْلُ لَوْ قِیْلَ فِیْ حَقِّہٖ اَنَّہٗ مُجَدِّدُ ھٰذَا الْقَرْنِ لَکَانَ حَقًّا وَصِدْقًا یعنی میں کہتا ہوں کہ اگر ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ اس صدی کے مُجَدِّد ہیں تو یہ بات ضرور حق اور سچ ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۱۵۳)

اللہ پاک امامِ اہلِ سنّت کے فُیُوض وبَرَکات کو مزید عام فرمائے اور تمام مسلمانوں کو آپ کے علمی فیضان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(17)۔۔۔امیر اہلسنت زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ

ہر دور میں اللہ پاک کے نیک بندوں نے وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر دینِ اسلام کے لئے اپنی خدمات انجام دیں چونکہ ان حضرات کی دینی خدمات کا دائرہ کار بڑھتے بڑھتے دنیا کے کئی خطّوں میں پھیلا اور خوش گوار اور مثبت معاشرتی تبدیلیوں کا سبب بنا اس لئے دنیا نے بھی ان حضرات کی بے مثال دینی خدمات کو "انقلابی تاریخ ساز کارنامے" کے عنوان سے یاد رکھا۔

پندرہویں صدی ہجری کی عظیم علمی وروحانی شخصیت **شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ کریم نے کئی کمالات عطا کئے جن میں سے اِصلاحِ امت کے جذبے سے سَرشار دل، چٹانوں سے زیادہ مضبوط حوصلہ، معاملہ فہمی کی حیرت انگیز صلاحیت، نیکی کی دعوت میں پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے اور مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمّت سرِ فہرست ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کثرتِ مطالعہ اور اَکابر علَمائے کرام کی صحبت کی بدولت شَرْعی احکام پر حیرت انگیز دسترس حاصل کی، یوں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شخصیّت اِردگرد کو منوّر کرنے والا ہیرا بَن گئی۔ جوانی کے زمانے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک عرصے تک نور مسجد میٹھادر میں اِمامت کے فرائض سَرانجام دیئے۔ معاشرے میں بے عملی کو طوفان کی صورت اِختیار کرتا ہوا دیکھ کر آپ نے بے عملی کے آسیب سے چھٹکارا دلانے کے لئے عملاً کوششیں فرمائیں۔ مسجد میں آنے والے نمازیوں کی مدنی **تربیّت** اور مساجد سے

دور مسلمانوں کا ناطہ مسجد سے جوڑنے کے لئے **پُراثر نصیحت** اور خیر خواہی کا **عملی** مظاہرہ کرتے ہوئے **خوشی غمی میں شرکت** نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو ہر دل عزیز بنا دیا۔ مقصد بڑا اور لگن سچی ہو تو منزل تک پہنچنے کے اسباب خود ہی پیدا ہو جاتے ہیں، چونکہ آپ پر امت کی اِصلاح کی دُھن سوار تھی، آپ کی لگن سچی اور مقصد نیک تھا اسی لئے آپ کی پُراثر دعوت کو بے پناہ مقبولیت ملی۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی بنانے سے لے کر عالمگیر سطح پر پھیلانے کے سلسلے میں جو اَن گنت دینی خدمات انجام دیں وہ تمام کی تمام ان دو پہلوؤں کے اِرد گرد گھومتی ہیں:

انفرادی اصلاح

آپ نے انسان کی شخصیت کو درست سمت کی جانب گامزن کرنے کے لئے عملی جدوجہد فرمائی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور فحش گوئی جیسے کئی ظاہری و باطنی امراض سے نجات دلانے کا بیڑا اٹھایا، ذاتی اِحتساب (Self-Accountability) کے لئے اپنے گزشتہ اعمال پر غور کرنے کا ذہن دیا اور اس کے لئے "نیک اعمال" کا مضبوط نظام متعارف (Introduce) کروایا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت دراصل کردار سازی کا وہ کارخانہ ہے کہ جہاں انسان کے ظاہر و باطن کے **زنگ** کو دور کرکے محبتِ الٰہی اور عشق مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **رنگ** سے مزین کیا جاتا ہے، اخلاق و کردار کی خوشبو اس میں رچائی جاتی ہے، حسنِ اعمال کے نگینوں سے آراستہ کرکے اُسے معاشرے کے لئے پُرکشش بنایا جاتا ہے اور دینِ اسلام کا ایسا درد اور سوز اس کے دل و دماغ میں بسایا جاتا ہے جو اسے ایک باکردار انسان، دینِ اسلام کا متحرک مبلغ اور

معاشرے کا خیر خواہ بننے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ آپ کی اس جدوجہد کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ گرامی عصرِ حاضر میں شخصی تعمیر (Self-Development) کا مُسْتَنَد اور مؤثر ذریعہ ہے۔ اِنفرادی اصلاح کے اس خوب صورت نظام سے فیض یاب ہونے والوں میں دولتِ اسلام سے سرفراز ہونے والے لاتعداد نَو مسلم بھی شامل ہیں۔

اجتماعی اصلاح

یقیناً فرد کی اصلاح سے معاشرے کی اِصلاح ہوتی ہے مگر فرد کے اخلاق و کردار میں نیکی کا عُنصر بر قرار اور دیرپا رکھنے لئے ساز گار معاشرتی ماحول درکار ہوتا ہے۔ اسی لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے معاشرتی اصلاح کی جانب خصوصی توجہ فرمائی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور معاشرے کی اِصلاح کے لئے خود مدنی قافلوں میں سفر کرکے اس کی اہمیت اور ضَرورت کو اجاگر کیا اور اس کارِ خیر کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے ایسے تربیَت یافتہ مبلغین فراہم کئے جو غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دینے، فاسِقوں کو متقی بنانے، غافِلوں کو خوابِ غفلت سے جگانے، جہالت کے اندھیرے کا خاتمہ کرکے عِلم و مَعرِفَت کا نور پھیلانے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دلا رہے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** یوں پاکستان سے اٹھنے والی عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے کثیر ممالک میں اپنی بہاریں لُٹا رہی ہے۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے انتظامی معاملات کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ مبلغین دعوتِ اسلامی میں سے چن چن کر ہیرے جمع کئے اور اسے مجلسِ شوریٰ کی لَڑی میں پرو دیا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے حوالے کر دیا۔ نیز معاشرے کو جس

جس میدان میں اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی امیرِ اہلسنت نے اس کیلئے تاریخ ساز شعبے قائم فرمائے، جس کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے:

امیرِ اہلسنت کے تاریخ ساز کارنامے

☆...اشاعتِ علم کے لئے جامعاتُ المدینہ اور دارُ المدینہ جیسی عصرِ حاضر سے ہم آہنگ درس گاہیں۔

☆...حفظِ قرآن میں مصروف مدرسۃ المدینہ۔

☆...المدینۃ العلمیہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ

☆... مکتبۃ المدینہ جیسا اہلِ سنّت کا اشاعتی ادارہ۔

☆...معاشرے کے مختلف طبقوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا اجراء۔

☆...لوگوں کے روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے بروقت شرعی حل کے لئے دارالافتا اہلِ سنّت کا قیام سرفہرست ہے۔

☆...عالَمِ اسلام کا ۱۰۰ فیصد اسلامی چینل "مدنی چینل" تو ایک نئی تاریخ رقم کررہا ہے۔

معاشرے میں دینِ متین کی ترویج و اشاعت (Propagation and Publication) کیلئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمات کا دائرہ کار ۱۰۴ سے زائد شعبہ جات پر مشتمل ہے۔

دعوتِ اسلامی جیسی فعال غیر سیاسی دینی تحریک انقلابی تاریخ ساز کارناموں کی ایک ناقابلِ فراموش تاریخ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینی خدمات

سورج کی طرح روشن ہیں جن کا اعتراف آج دنیا بھر میں کیا جارہا ہے۔ ۲۶ رمضان المبارک اس انقلابی و تاریخ ساز شخصیت کا یومِ ولادت ہے

اے خُدا میرے عطار کو شاد رکھ
ان کے سارے گھرانے کو آباد رکھ

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

(1)۔۔۔مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام" ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ(یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے
☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات
☆...ایک رقت انگیز رخصتی
☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا
☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز
☆...لوگوں کی چار اقسام
☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت
☆...سفید بالوں کی فضیلت
☆...ناپ تول میں کمی کا وبال
☆...حوریں پانے کا عمل
☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ
☆...رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)۔۔۔میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں
☆...میری سنت سے جس نے محبت کی
☆...میری سنت میں جس کا سکون ہو

☆...میری امت کا سلام
☆...میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا
☆...میری امت کے لئے امان ہیں
☆...میری امت کی گوشہ نشینی
☆...پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)---کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب : کیا حال ہے
☆...دوسرا باب: صبح کس حال میں کی
☆... تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟
☆...چوتھا باب: کیسے ہو؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)---موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت
☆...موت کا وقت
☆...نزع کا عالم
☆...نزع کے عالم
☆...وصال کا وقت
☆...وصال کے وقت
☆...وفات کا وقت
☆...وفات کے وقت
☆...انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)---عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... حکمت کیا ہے

☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے

☆ اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟...

☆... اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں

☆... اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں

☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟

☆... اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں

☆... اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)...پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟

☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت

☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت

☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت

☆... نماز کی برکات

☆... پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت

☆... انسانی زندگی کی پانچ حالت

☆... سورج کی پانچ حالت

☆... نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں

☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت

☆... کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت

☆... نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں

☆... احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت

☆... پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت

☆... فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت

☆... اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)۔۔۔قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سورت کا مقامِ نزول
☆... آیات، کلمات اور حروف کی تعداد
☆... سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ
☆... سورت کے فضائل
☆... سورت کے مضامین
☆... پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت
☆... اور رنگ برنگے مدنی پھول

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)۔۔۔سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆... سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟
☆... سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆... سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟
☆... سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ ☆... سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟
☆... سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟ ☆... سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟
☆... سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟ ☆... سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟
☆ راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات ☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)۔۔۔جانشینِ انبیاء کا تعارف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)---قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں　☆...پانچ لرزہ خیز واردات
☆...بیٹیوں کے فضائل　☆...سائنس کیا کہتی ہے؟
☆...دلچسپ سوالات وجوابات　☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟　☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ
☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج　☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)---نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!　☆...حصولِ علم کے ذرائع　☆...چندے کے مسائل
☆...شرائطِ نماز　☆...فرائضِ نماز　☆...واجبات نماز
☆...مفسداتِ نماز　☆...مکروہاتِ نماز　☆...مسائلِ سجدۂ سہو
☆...امامت کی شرائط　☆...اقتداء کی شرائط　☆...مسائلِ نمازِ جمعہ
☆...مسائلِ نمازِ عیدین　☆...مسائلِ معذورِ شرعی　☆...جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆... مسائلِ شرعی مسافر　☆... مسائلِ نمازِ جنازہ　☆... مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆... مسائلِ اذان واقامت　☆... مسائلِ لقمہ　☆... چاند کب نکلے گا؟

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)... خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حِسّی اور نورِ معنوی	5	اعلی حضرت کا عشق رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(13)... خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
7	حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفی ﷺ
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفی ﷺ دنیا کی جان ہیں

9	آؤدر تواب پے روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہلِ تقویٰ اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفۂ رمضان	11	اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(14)---خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالی	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آگئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا
17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت وحیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(15)---تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام"تدریس کے 26 طریقے" اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...تدریس کے نکات　　☆...تدریس کے ۲۶ طریقے

☆...درجے کی ترقی کے فارمولے　　☆...طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان

☆...انوکھی باتیں　　☆...انوکھے سوالات

☆...انوکھی حکایات　　☆...انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)...رفیق التدریس

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆...**پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات　　☆...**دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات

☆...**تیسرا باب:** 63 انوکھے چٹکلے　　☆...**چوتھا باب:** 63 انوکھی پہیلیاں

☆...**پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں　　☆...**چھٹا باب:** 63 انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)...تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟　　☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں　　☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

☆... ادارے قائم کرنے کے ے فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ　　☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ　　☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(18)---فیضانِ قرآن کورس

90 دن میں صرف 30 منٹ کی کلاس میں قرآن، اذکارِ نماز، دعا، سنتیں اور آداب سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ قرآن کورس کے فوائد　　☆... فیضانِ قرآن کورس کے جدول چلانے کی رہنمائی

☆... مدنی قاعدہ کے 22 اسباق　　☆...22 کاموں کی سنتیں اور آداب

☆...23 دعائیں　　☆...10 قرآنی سورتوں کا حفظ و مشق

☆... اذکارِ نماز کا حفظ و مشق　　☆...5 کلمے، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کا حفظ و مشق

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(19)---فیضانِ شریعت کورس

صرف 30 منٹ کی کلاس میں عقائد، عبادات، معاملات، منجیات، مہلکات اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ شریعت کورس کے فوائد

☆... فیضانِ شریعت کورس کے جدول چلانے کا طریقہ کار

پہلا باب ☆... عقائد کے 19 بیانات　　**دوسرا باب** ☆... عبادات کے 19 بیانات

تیسرا باب ☆... معاملات کے 19 بیانات　　**چوتھا باب** ☆... مُنْجِیَات کے 19 بیانات

پانچواں باب ☆... مُھْلِکَات کے 19 بیانات　　**چھٹا باب** ☆... سنتیں اور آداب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(20)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... کتاب العقائد　　☆... تہتر فرقوں کا بیان　　☆... کتاب الطہارۃ

☆... کتاب الصلوۃ　　☆... کتاب الجنائز　　☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوۃ　　☆... کتاب الحج　　☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق　　☆... کتاب الاضحیہ　　☆... کتاب القسم

☆... کتاب الحدود　　☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(21)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں
2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
3☆... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
7☆... حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ
8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ
10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام
13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(22)---تنظیمی نصاب و بیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... 12 دینی کاموں کی تفصیل
☆... سنتیں اور آداب
☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات
☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں
☆... فیضانِ تجوید کے اسباق
☆... امام کے ۳۰ مدنی پھول
☆... اذکارِ نماز
☆... درودِ تاج
☆... بیاناتِ عصر
☆... بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(23)---اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک

منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆...اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟
☆...بادشاہوں کے مقبروں کا حال
☆...اولیاء کے مزاروں کا حال
☆...تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب
☆...اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں
☆...فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے
☆...اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے
☆...اولیاء پر رب نوازشات
☆...9 کے عدد کی چار عجیب باتیں
☆...اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے
☆...بارگاہِ مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مشین عطا ہوئی
☆...اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز
☆...اعلی حضرت کے فنا فی الرسول ہونے کی دلیل
☆...ہر وقت نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ثنا
☆...دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز
☆...تعارفِ اعلی حضرت
☆...منقبتِ اعلی حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(24)---آسان حنفی نماز

आम मुसलमान के लिये नमाज़ और उस के ज़रूरी अहकाम सीखने के लिये बेहतिरीन किताब बनाम

आसान हनफ़ी नमाज़

नमाज़ पढ़ने का आसान तरीक़ा

सवालन जवाबन

आप इस किताब में पढ़ सकेगें

मस्जिद के मसाइल
दीनी इल्म सीखने की फ़ज़ीलत
गुस्ल के मसाइल
वुज़ू के मसाइल
नजासतों के मसाइल
तयम्मुम के मसाइल
नमाज़ के मसाइल
कपड़े पाक करने के तरीक़े
इमामत के मसाइल
सज्दए सहव के मसाइल
जुमा के मसाइल
माज़ूरे शरई के मसाइल
इक़्तिदा के मसाइल
ईद के मसाइल
नमाज़े जनाज़ा के मसाइल
मुसाफ़िर के मसाइल
सज्दए तिलावत के मसाइल
अज़ानो इक़ामत के मसाइल
नमाज़ में लुक़मा के मसाइल

मुरत्तिब

मौलाना अबू शफ़ीअ मुहम्मद शफ़ीक़ ख़ान अत्तारी मदनी फ़तेहपुरी

मकतबा दारुस्सुन्ना दिल्ली

(25)---عیدِ میلاد النبی کیوں اور کیسے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(26)---محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی ﷺ کے مبارک نام "محمد" اور "احمد" کی لاجواب تشریح پر مشتمل "خطباتِ شفیقی" حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆... اللہ پاک کے تین ہزار نام
☆... حضور ﷺ کے ۱۴۰۰ نام
☆... محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں

☆...اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر
☆...چار میں عجیب لطف ہے
☆...نقطہ عیب ہے
☆...مشدد حرف لانے کی حکمت
☆...صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆...افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر
☆...ہر چیز میں محمد ﷺ کا نور ہے
☆...خصائصِ مصطفی ﷺ کتنے ہیں؟
☆... حضور ﷺ کے چار نام حمد سے مشتق ہیں
☆...احمد نام رکھنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(27)---مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(28)---ایک سے دس تک

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(29)---نکتے ہی نکتے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(30)---امّتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲)
اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات
☆...انفال کا معنی
☆...چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت
☆... حضورِ اقدس ﷺ کو روح کا علم حاصل ہے
☆...شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان
☆...ذوالقرنین کے تین سفر

☆...جوئے کے دنیوی نقصانات ☆...سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟

☆...حَیض کی حکمت ☆...اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل

☆...بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم ☆...شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث

☆...نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(31)---کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کر کے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام "کامیابی کے دس اصول" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو ☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆... لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو ☆... اپنے کام کو شوق ولگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆... ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو ☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆... کام کو بانٹنے والا ہو ☆... خدار اور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو ☆... ان سب کا سرچشمہ خوفِ خدا والا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(32)---درسِ تصوف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(33)---علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(34)---درود کی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(35)---چاند کی گواہی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(36)---شفیق المصباح شرح مراح الارواح

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام "مراح الارواح" کی آسان اردو شرح ہے جس میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ کتاب ہے۔

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(37)---شفیقیہ

اس کتاب میں شارح مسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ، مشہورِ زمانہ کتاب "الاربعین النوویہ" کا آسان اردو ترجمہ نیز راویوں کے حالات کے بھی بیان کیے گیے ہیں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　　☆... مترجم کا تعارف　　☆... عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ　　☆... راویوں کے حالات

مصنف: شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی(علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(38)---شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ اول

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(39)---شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ دوم

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(40)---نور المغیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث

درسِ نظامی کے درجۂ سادسہ میں داخلِ نصاب اصولِ حدیث کی بہترین کتاب ''تیسیر مصطلح الحدیث'' کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...مصنف کا تعارف　　☆...شارح کا تعارف

☆...عربی عبارت مع اعراب　　☆...عربی عبارت کا آسان اردو ترجمہ

☆...عربی عبارت کی شرح　　☆...سوال وجواب

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(41)---القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف و عقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟　　☆...اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

☆... واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟
☆... کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟
☆... کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟
☆... اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟
☆... حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟
☆... قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث
☆... اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟
☆... اہل سنت کی نشانی در زمانۂ امام اعظم
☆... کیا زمین گھومتی ہے؟
☆... اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟
☆... بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟
☆... کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟
☆... مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث
☆ کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...
☆... ۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔
☆... اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(42)---شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب "نور الایضاح" کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف
☆... شارح کا تعارف
☆... فقہی اصطلاحات
☆... بنیادی باتیں
☆... صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال
☆... عبارت مع اعراب
☆... سلیس اردو ترجمہ
☆... سوالاً جواباً عبارت کی شرح

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(43)---عرفان الاثار شرح معانی الاثار

فقہ حنفی کی دلائل پر مشتمل احادیث کی مستند کتاب معانی الاثار کی اردو شرح ہے جو درسِ نظامی میں داخلِ نصاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　　☆... شارح کا تعارف

☆... متن مع اعراب　　☆... متن کا سلیس اردو ترجمہ

☆... اختلافِ فقہائے کرام مع دلائل　　☆... ترجیحاتِ مذہبِ احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(44)---عنایۃ الحکمت لحل بدایۃ الحکمت

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(45)---خلیلیہ شرح مناظرۃ الرشیدیہ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(46)---کلام الوقایہ شرح شرح الوقایہ

علمِ فقہ کی شاندار کتاب ''شرح الوقایہ'' کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عربی عبارت مع اعراب　　☆... عربی عبارت کا اردو سلیس ترجمہ

☆... متن کی شرح　　☆ ... مفتی بہ اقوال کی نشاندہی

☆... اختلافِ ائمہ　　☆... ترجیحات احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(47)---رحمۃ الباری شرح تفسیر البیضاوی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(48)---مختار التاویل شرح مدارک التنزیل

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(49)۔۔۔الدلالۃ الشاھدۃ شرح البلاغۃ الواضحۃ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(50)۔۔۔المعتبر المعترف لحل المعتقد المنتقد

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(51)۔۔۔سلیم النظر شرح نزھۃ النظر

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(52)۔۔۔شفیق النعمانی لحل شرح الجامی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(53)۔۔۔عطایۃ الحکمت شرح ھدایۃ الحکمت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(54)۔۔۔نحو کے دلچسپ سوالات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(55)۔۔۔صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب و ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆۔۔۔وزن کے لئے ”ف،ع،ل“ کو کیوں خاص کیا گیا؟　☆۔۔۔فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆۔۔۔فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟　☆۔۔۔فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆۔۔۔فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟☆۔۔۔فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆۔۔۔ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟　☆۔۔۔اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆۔۔۔صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے　☆۔۔۔نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆... ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے　　☆... ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(56)---تسلیم التوقیت

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں چار علوم کو یکجا کیا گیا ہے: (۱)۔ علمِ توقیت۔ (۲)۔ علمِ فلکیات۔ (۳) علمِ تقویم۔ (۴)۔ علمِ طب۔ ان چار علوم کے متعلق ایک اہم اور آسان تصنیف ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... علمِ توقیت　　☆... علمِ فلکیات

☆... علمِ تقویم　　☆... علمِ طب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

احادیث کی مشہور و معروف کتاب، جس میں مذہب
احناف کے مسائل کو دلائل سے مزین کیا گیا ہے
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے :
مصنف کا تعارف
شارح کا تعارف
متن مع اعراب
متن کا سلیس اردو ترجمہ
اختلاف فقہائے کرام مع دلائل
ترجیحات مذہب احناف
عرفان الآثار
شرح
معانی الآثار
اردو شرح
شارح
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو"
آخر لڑکیوں کی پیدائش میں
قصور کس کا
مرد کا یا عورت کا
اسلام اور سائنس کی روشنی میں
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
پانچ لرزہ خیز واردات
بیٹیوں کے فضائل
سائنس کیا کہتی ہے؟
دلچسپ سوالات وجوابات
عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
بچے کی پیدائش کا مرحلہ
بے اولادی کے 4 روحانی علاج
اولادِ نرینہ کے روحانی علاج
مصنف
مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مَکتَبۂ دَارُالسُّنَّۃ، دِھلی

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب بنام
نصاب مسائل نماز
(سوالاً جواباً)
مرتب
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!
حصولِ علم کے ذرائع
چندے کے مسائل
شرائطِ نماز
فرائض نماز
واجبات نماز
مفسداتِ نماز
مکروہاتِ نماز
مسائلِ سجدۂ سہو
امامت کی شرائط
اقتداء کی شرائط
مسائلِ نماز جمعہ
مسائلِ نمازِ عیدین
مسائلِ معذورِ شرعی
جماعت کا ایک اہم مسئلہ
مسائلِ شرعی مسافر
مسائلِ نمازِ جنازہ
مسائلِ سجدۂ تلاوت
مسائلِ اذان و اقامت
مسائلِ لقمہ
چاند کب نکلے گا؟
مکتبہ دار السنہ دہلی

غفلت اڑا کر فکر آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ بنام
ما فعل اللہ بک
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان
عطاری مدنی فتحپوری
ناشر
مکتبہ دار السنہ دہلی

فقہ حنفی کی مشہور کتاب " نورالایضاح" کی اردو شرح بنام
شارق الفلاح
شرح
نورالایضاح
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
مصنف کا تعارف
شارح کا تعارف
عربی متن مع اعراب
متن کا سلیس اردو ترجمہ
سوالاجوابا متن کی شرح
شارح
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دارالسنہ دہلی

امام نووی کی چالیس احادیث پر مشتمل کتاب بنام "الاربعین النوویہ" کی اردو زبان میں شرح بنام
شفیقیہ
اردو شرح
الاربعین النوویہ
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے :
مصنف کا تعارف
شارح کا تعارف
عربی متن مع اعراب
عربی متن کا سلیس اردو ترجمہ
راویان احادیث کے حالات
شارح
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی

قرآن پاک کی 114 سورتوں کا تعارف، شان نزول و مقام نزول، نام رکھنے کی وجہ، آیات، کلمات، حروف کی تعداد، مضامین اور فضائل کے ساتھ ساتھ انوکھی معلومات کا خزانہ بنام
قرآنی سورتوں کے مضامین
اس کتاب میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے :
مقام نزول
وجہ تسمیہ
مضامین سورت
فضائل سورت
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی